بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 37

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

5 جمادی الثانی 1420 ہجری 16 تبوک 1378 ہش 16 ستمبر 1999ء

لندن۔ ۱۱ ستمبر ۹۹ (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ کل حضور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو صفات باری تعالیٰ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کے حضور کامل اطاعت سے جھکے رہنے اور کبھی اس سے مایوس نہ ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلاً ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۔

(سورہ مزمل)

ترجمہ:۔ اے لوگو ہم نے تمہاری طرف ایک ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے اسی طرح جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

حدیث نبوی ﷺ

اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔

(ابوداؤد جلد ۲ باب الملاحم)

یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے اندر ہر صدی کے سر پر کسی ایسے شخص کو مبعوث کیا کرے گا جو اُن کی اُن غلطیوں کی اصلاح کرے گا جو درمیانی عرصہ میں پیدا ہو چکی ہوں گی اور مسلمانوں کو نئی زندگی بخشا کرے گا۔

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اِس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی۔ اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلاء کلمۂ اسلام واشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کیلئے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا تعجب تو اس بات میں ہو تا کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دوں گا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں موکد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا کہ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا۔ اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اُس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رُک نہیں سکتا کہ میں وھی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ میں اس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا۔ جس کی روح ہیروڈیس کے عہدِ حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اُٹھائی گئی۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سید الانبیاء ہے دوسرے فرعونوں کی سرکوبی کیلئے آیا۔ جس کے حق میں ہے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۔ سو اس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اوّل کا مثیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگ تر تھا ایک مثیل المسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پا کر اسی زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اوّل کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اُترا اور وہ اُترنا روحانی طور پر تھا۔ جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کیلئے نزول ہوتا ہے۔ اور سب باتوں میں اسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اُترا جو مسیح ابن مریم کے اُترنے کا زمانہ تھا۔ تا سمجھنے والوں کے لئے نشان ہو۔ پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دُنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پورانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اُس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو اُن کی غلطی اُن پر ظاہر کر دیگا۔ ”دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہیں کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔“ یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور ربّ جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اُن حملوں کے دن نزدیک ہیں۔ مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اُترے گی۔

(فتح اسلام صفحہ ۷۸ ۱۴ تا ۱۷)

جلسہ سالانہ کی عظمت واہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی صعوبت ضائع نہیں جاتی۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔

اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما۔ ہر ایک قوت اور ہر ایک طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

جلسہ سالانہ قادیان

احباب جماعتہائے عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال رمضان المبارک کے پیش نظر ۱۰۸ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ نومبر (ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

الیکشن اور مسلم ملّاں

ایک اور الیکشن ملک کے بعض حصوں میں شور شرابوں وعدوں' تشدد اور اربوں روپے کے خرچ کے بعد ختم ہو گیا یہ تو ایک حقیقت ہے وطن عزیز کی پچاس سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ الیکشن کے موقع پر کئے جانے والے اکثر وعدے ہرگز پورے نہیں کئے جاتے بلکہ جس وقت وہ وعدے کئے جارہے ہوتے ہیں عوام سمجھ جاتے ہیں کہ یہ صرف دل بہلاوے کی باتیں ہیں اور ایسا ہونا ہرگز ممکن نہیں بعض دفعہ اس لئے بھی ممکن نہیں ہوتا کہ ہمارے ملک کی محدود اقتصادیات اس قسم کے وعدوں کی اجازت ہی نہیں دیتی مثال کے طور پر اگر کوئی کہے کہ الیکشن میں کامیابی کے بعد وہ عوام کو دو روپے کلو چاول مہیا کرسکتا ہے یا پانی اور بجلی کی مفت سپلائی کی جائے گی یا ہر سال ایک کروڑ نوجوانوں کو روزگار مہیا کیا جائے گا۔یا اس قسم کے کئی اور وعدے تو پھر فوراً ہی یقین کر لینا چاہئے کہ یہ سب جھوٹے وعدے ہیں جن کا پورا ہونا موجودہ دور کے سیاستدانوں سے ممکن نہیں اور اگر محدود مدت کیلئے ان کو پورا بھی کیا جاتا ہے تو بعض اور اشیاء کے دام اس کے مقابلہ پر آسمان کو چھونے لگتے ہیں اور بات نہ صرف وہیں کی وہیں پر رہتی ہے بلکہ مجموعی طور پر مہنگائی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

خیر یہ تو الیکشن سے متعلق ایک عام بات ہے ہمارے موجودہ طرز انتخابات کے متعلق ایسی ہی بیسیوں باتیں ہیں جن میں اصلاح کی بہت بھاری گنجائش ہے اور جب تک ہم یہ اصلاحات نہیں کرتے ہمارا ملک بجائے ترقی کے تنزل کا شکار ہوگا۔ان سب باتوں پر انشاء اللہ ہم کسی اور وقت تفصیل سے روشنی ڈالیں گے لیکن آج کی گفتگو میں الیکشن کے موقع پر ملاؤں کے کردار پر کسی قدر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

ہر بار کے انتخابات ہمیں بتاتے ہیں کہ مختلف سیاسی پارٹیاں یہاں تک کہ اب تو انتہا پسند ہندو پارٹیاں بھی مسلم ووٹ کو بڑی لالچ کی نظر سے دیکھتی ہیں کیونکہ مسلمان اپنی ایک قابل ذکر عددی قوت کے لحاظ سے کسی بھی پارٹی کے وزن کو متاثر کرسکتے ہیں۔(اگر متفق و متحد ہو جائیں تو!) اس لالچ میں ہر سیاسی پارٹی مختلف قسم کے طبقہ' فکر کے ملاؤں کی طرف دوڑتی ہے کبھی کوئی دلّی کے امام بخاری کے پاس کوئی فتح پوری سیکری کے شاہی امام کی خدمت میں کوئی علی میاں کے پاس اور کوئی کسی بریلوی مکتب فکر کے ملاں کے پاس کوئی شیعہ لیڈروں کے پاس تاکہ اُن کے زیر اثر مسلمان ان کی اپیل کی وجہ سے اُنہیں ووٹ دیں۔

آزادی کے بعد دو دہائیوں تک تو مسلمان اپنے اپنے مسلک کے ملاؤں کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک حد تک ووٹ دیتے بھی رہے لیکن بعد میں جب ان کی آنکھیں کھلیں تو ان کو معلوم ہوا کہ یہ ملاں مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی خاطر ووٹ دینے کی اپیل نہیں کرتے بلکہ مختلف سیاسی پارٹیوں سے اپنے نجی مفادات کی خاطر سودے بازی کر کے ان کے حق میں ووٹ دینے کی اپیل کرتے ہیں گویا کہ ملاؤں کی مستقل آمدنی جو کہ نکاح جنازہ امامت اور دیگر قسم کے فتووں کے ذریعہ ہوتی ہے ان میں الیکشن کے موقع پر فتوے بھی ایک مستقل آمدنی کا حصہ بن گئے ہیں۔

ملاؤں کے اس گھناؤنے عمل سے مسلمانوں کو سب سے بڑا نقصان یہ پہنچا ہے کہ مسلم ووٹ مختلف ملاؤں کی اپیل کے نتیجہ میں مختلف سیاسی پارٹیوں میں بٹ کر رہ گئے ہیں اور اس طرح نہ صرف یہ کہ مسلم ووٹ کی طاقت ختم ہو کر رہ گئی ہے بلکہ غیر مسلم انتہا پسند قوتوں کے ہاتھ بھی مضبوط ہوئے ہیں ملاؤں کی ان حرکتوں سے مایوس ہو کر اب آہستہ آہستہ مسلم رائے دہندگان کی ووٹ میں دلچسپی بھی گھٹتی چلی جارہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر پورے ملک میں مسلم رائے دہندگان ایک مشترکہ سٹیج کے تحت کسی ایک سیکولر پارٹی کیلئے اپنے ووٹ کا استعمال کریں تو اس کے نتیجہ میں کوئی بھی پارٹی واضح اکثریت حاصل کرسکتی ہے مسلمانوں کے متفق و متحد ہو جانے پر ملک کے آٹھ صوبے جن میں آسام۔جموں کشمیر۔بہار۔کیرلہ' آندھرا پردیش لکش دیپ۔مغربی بنگال اور اتر پردیش ہی اس توازن کو برقرار رکھنے کیلئے کافی ہیں جہاں کئی حلقے ایسے ہیں جن میں مسلم رائے دہندگان کی تعداد ۹۵ فیصدی سے لیکر چالیس فیصد کے درمیان ہے۔

اب تو ملاں یہاں تک آگے بڑھ گئے ہیں کہ کسی کے حق میں ووٹ دینے کے فتوے کے ساتھ ساتھ ایسی پارٹی کے متعلق جس سے انہیں ذاتی عناد ہو یا جو ان کے نجی مفادات کو پورا نہ کرپائے نہ صرف کفر کا فتویٰ دیتے ہیں بلکہ اس پارٹی میں شامل کارکنوں کے کافر اور ان کے نکاحوں کے فسخ ہونے کے فتوے بھی دیتے ہیں مثال کے طور پر حال ہی میں حیدر آباد کے مولانا حمید الدین عاقل حسامی نے آندھرا پردیش کی تیلگو دیسم پارٹی کے متعلق فتویٰ صادر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس پارٹی کو ووٹ دینا کفر اور حرام ہے اور اس کے مسلم کارکنوں کے نکاح فسخ ہو چکے ہیں۔یہ تو صرف ایک مثال ہے اس کے علاوہ آپ نے اور بہت کچھ گذشتہ دو ماہ میں ملکی اخبارات میں پڑھ لیا ہوگا۔

کیا نعوذ باللہ من ذالک اسلام کا اسی قدر تصور رہ گیا ہے مساجد کے امام اور ملاں سیاسی پارٹیوں کے کھلونے بن کر رہ جائیں اور اس طرح اسلام کو نشانہ استہزاء بنادیں۔

ملاؤں کے ان ضلالت آمیز فتووں اور ذلت بھرے کردار کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرب قیامت والی یہ پیشگوئی یاد آجاتی ہے کہ آخری دور میں ملاں ایسے فتوے دیں گے جن سے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے (مشکوٰۃ جلد اوّل متفق علیہ) اور ایسے ہی علماء کے متعلق سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں ان میں سے ہی فتنے نکلیں گے اور پھر ان میں ہی لوٹ جائیں گے اور پھر ایسے ہی علماء کے متعلق فرمایا کہ لوگ ان کے پاس جائیں گے تاکہ ہدایت حاصل کریں لیکن کیا دیکھیں گے کہ وہ سؤر و بندر ہیں ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے علماء پیدا ہوں گے جو میری ہدایت سے ہدایت نہ پائیں گے اور میری سنت پر کاربند نہ ہوں گے اور ان میں سے ایسے ہوں گے جن کے دل شیطانوں کے دل ہوں گے گو جسم انسانوں کے ہوں گے (مسلم جلد نمبر ۲ کتاب العلم)

سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پیشگوئیوں کے عین مطابق آپ ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش کے اکثر ملاؤں کو دیکھ سکتے ہیں جو ہڑتالوں میں جھے لیتے ہیں "تشدد آمیز جلوس نکالتے ہیں اور سڑکوں پر طرح طرح کے ذلیل نعروں اپنے مخالفوں کے پتلے جلانے جیسی مذموم حرکتوں میں ملوث ہوتے ہیں۔

اب جہاں تک ووٹ کا مسئلہ ہے ووٹ ایک امانت ہے جس کے ذریعہ ہر ایک شخص ایک ایسے امانت دار شخص کا انتخاب کرتا ہے جو ملک و قوم کے لئے مفید ہو (اگرچہ ایسے لوگوں کے مفید ہونے کی اُمید کم ہی کی جاسکتی ہے جو ٹکٹ حاصل کرنے کیلئے لڑتے اور زبردستی کرتے ہیں) اس طرح منتخب ہو کر میدان میں آنا یہ بھی ایک امانت ہے کہ ایسا شخص ملک و قوم کی خدمت کا امین بن جاتا ہے پس ووٹ دینے والا بھی امین اور ووٹ حاصل کرنے والا بھی امین قرآن مجید نے اس حقیقت کی طرف یوں نشاندہی فرمائی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (نساء:۸)

یعنی اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ حکومت کی امانتوں کو ان کے حقدار لوگوں کے سپرد کرو اور جب اے حاکمو تم حاکم بن جاؤ تو انصاف کے ساتھ حکمرانی کرو اللہ تعالیٰ جس امر کی تم کو نصیحت کرتا ہے وہ بہت اچھی ہے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

قرآن مجید کے اس واضح ارشاد کے بعد کہ ووٹ ایک امانت ہے جب کوئی ملاں اپنے مفاد کی خاطر ایسے لوگوں کیلئے ووٹ ڈالنے کے فتوے دیتا ہے جو اس امانت کے اہل ہی نہیں تو پھر آپ خود ہی بتائیں کہ آج کے دور کے اس گمراہ ملاں کے ذریعہ قرب قیامت کی علامات پوری ہو رہی ہیں یا نہیں۔؟

وطن عزیز کے مسلمان بھائیوں سے ہم نہایت دردمندانہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آج کے ملاں خواہ وہ کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہوں وہ کسی بھی طرح اس وطن کو تنزل وادبار کی دلدل میں سے نکالنے کی بجائے مزید گہری کھائیوں میں اوندھے منہ گرانے والے ہیں لہٰذا اگر آپ لوگ اتفاق و اتحاد کی برکتوں سے مالا مال ہونا چاہتے ہیں تو اس رسی کو تھام لیں جو اللہ نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے نتیجہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے طور پر بھیجی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔

صدق سے میری طرف آؤ اس میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(منیر احمد خادم)

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

STAR ☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

خطبہ جمعہ

خلافت رابعہ کے دور کے بعض مزید شہداء کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۶؍جولائی ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۶؍وفا ۱۳۷۸ء ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ) بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ ملٰك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. وَلَا تَقُوْلُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ. بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾۔

(سورۃ البقرہ آیات ۱۵۴ تا ۱۵۵)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

میری کوشش تو یہی تھی کہ تمام شہداء کا ذکر اس خطبے میں مکمل ہو جائے لیکن اب جو مختلف ذکر بعد میں مل رہے ہیں ان سب کو شامل کرنے کے بعد یہ مضمون اور بھی لمبا ہو گیا ہے اس لئے اس خطبے میں تو غالباً یہ ممکن نہیں ہو گا کہ اس مضمون کو ختم کیا جا سکے لیکن انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں جہاں جلسے پر آنے والے مہمانوں اور ان کو رکھنے والے میزبانوں کو ہدایات دی جاتی ہیں اس حصے کو ذرا مختصر کرکے باقی حصہ یہی شہداء کے مضمون کا چلے گا جو انشاء اللہ تعالیٰ پھر جلسہ سے پہلے پہلے اختتام پذیر ہو گا۔

سب سے پہلے **قاضی بشیر احمد صاحب کھوکھر ایڈووکیٹ شیخوپورہ** کی شہادت کا ذکر کرتا ہوں جو ۱۷؍جنوری ۱۹۹۰ء کو ہوئی۔ قاضی بشیر احمد صاحب یکم ستمبر ۱۹۳۰ء کو قاضی کلیم احمد صاحب آف شیخوپورہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ۱۹۷۴ء میں آپ نے وکالت کا امتحان پاس کیا اور پنجاب بار کونسل کے ممبر بن گئے۔ آپ بڑے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ تنگدستی کے باوجود وصیت کے چندہ کی ادائیگی اور جماعتی ذمہ داریاں خوب نبھاتے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں مسجد ہنجراں والا کے خطیب اللہ دتہ اور دوسرے مولویوں نے ایک احمدی خاتون کی تدفین کے وقت بہت شور مچایا کہ ایک کافرہ عورت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیں گے۔ مفسدین کی اسی ہنگامہ آرائی کے دوران آپ کسی کام سے گھر سے باہر نکلے تو انہوں نے آپ کو گھیر لیا اور شدید زدوکوب کرنے کے بعد آپ کو ایک تندور میں پھینک دیا۔ مگر عورتوں کے شور مچانے پر کچھ آدمیوں نے آپ کو تندور سے باہر نکال لیا اور آپ اعجازی طور پر بچ گئے بلکہ جولائی ۱۹۸۸ء کے جلسہ سالانہ لندن میں بھی شمولیت کی توفیق پائی۔

مولویوں کی شرارتیں جاری رہیں۔ ۲۰؍اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ایک بیرنگ خط میں آپ کو احمدیت نہ چھوڑنے کی صورت میں چک سکندر کا حوالہ دے کر قتل کی دھمکی دی گئی۔ اس خط کے وصول ہونے کے تین ماہ بعد ایک دن شہید مرحوم کچہری بند ہونے کے بعد اپنی سائیکل پر گھر آ رہے تھے کہ کمپنی باغ شیخوپورہ میں داخل ہوتے ہی موٹر سائیکل پر سوار دو اشخاص نے آپ پر چاقوؤں کے متعدد وار کئے اور فرار ہو گئے اور آپ کسی علاج سے پہلے ہی اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے اور شہادت کا رتبہ پا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر ساٹھ سال تھی اور آپ بطور سیکرٹری جائیداد شیخوپورہ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ پسماندگان میں آپ نے بیوہ کے علاوہ ایک لڑکا اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑیں جو سب کے سب آج کل جرمنی میں آباد ہیں۔ بیٹا نعیم احمد کھوکھر شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے۔ بیٹی غزالہ بشیر قاضی عبدالمتین صاحب ایڈووکیٹ حال جرمنی کی بیگم ہیں۔ بیٹی مبارکہ فرحت حمید عباسی کی بیگم ہیں۔ ریحانہ زبیر احمد صاحب سے بیاہی ہوئی ہیں۔ فریدہ بھی شادی شدہ ہیں اور اپنے خاوند ممتاز احمد کے ساتھ جرمنی میں رہتی ہیں۔ گویا کہ تمام پسماندگان خدا تعالیٰ کے فضل ورحم کے ساتھ دینی اور دنیاوی نعمتوں سے متمتع ہیں۔

ملک محمد دین صاحب شہید ساہیوال۔ وفات نومبر ۱۹۹۱ء۔ محترم ملک محمد دین صاحب فیض اللہ چک کے ایک نواحی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد کا نام فقیر علی تھا۔ تقسیم ہند کے بعد آپ کا خاندان ساہیوال شہر میں آباد ہوا۔ آپ ۱۹۴۰ء کے لگ بھگ پولیس میں بھرتی ہوئے اور ۱۹۷۶ء کو انسپکٹر پولیس کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ اکتوبر ۱۹۸۴ء میں سانحہ ساہیوال مسجد کے بعد جن گیارہ بے گناہ افراد کے خلاف جھوٹا مقدمہ قائم کیا گیا ان میں سے ایک آپ بھی تھے۔ آپ کو رات کے وقت دھوکہ کے ساتھ آپ کے گھر سے پولیس نے اس حال میں گرفتار کیا کہ آپ کو جوتا تک پہننے کی مہلت نہ دی اور اس کے بعد سات سال تک آپ ساہیوال اور ملتان کی جیلوں میں اسیر راہ مولا رہے۔

دوران اسیری پیرانہ سال میں آپ نے طرح طرح کی صعوبتیں بڑی خندہ پیشانی اور جذبہ ایمانی کے ساتھ برداشت کیں۔ آپ کو ۱۹۸۵ء میں جب ایک فوجی عدالت کی طرف سے دی گئی پچیس سالہ قید کی سزا سنائی گئی تو آپ نے بے اختیار کہا پچھتر سال تو میری عمر ہو چکی ہے اب پچیس سال مزید کہاں میں قید وبند میں رہوں گا۔ آخر نومبر ۱۹۹۱ء میں سات سال قید وبند کی صعوبتیں جھیلتے ہوئے جیل ہی میں آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کرکے شہادت کا عظیم مرتبہ پا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد اور خوش حال ہیں۔

عزیزہ فیضیہ مہدی صاحبہ۔ تاریخ وفات ۲۱؍اکتوبر ۱۹۹۳ء۔ مکرمہ عزیزہ فیضیہ مہدی صاحبہ، چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامبڑی اور محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کی صاحبزادی اور نسیم مہدی صاحب واقف زندگی کی اہلیہ تھیں۔ ان کا وصال وطن سے دور ان ایام میں ہوا جب آپ بڑے خلوص کے ساتھ اپنے واقف زندگی خاوند کی طرح وقف کے جذبے سے سرشار ٹورانٹو میں ہمہ وقت خدمت دین میں مگن رہتی تھیں۔ ۱۹۹۳ء میں پہلی بار پتہ چلا کہ آپ اپنے خاوند کو پریشانی سے بچانے کے لئے اپنی سر کی ایک بہت خطرناک تکلیف کو مسلسل چھپا رہی تھیں مگر جب مزید اسے دبانا ممکن نہ رہا تو ڈاکٹری تشخیص سے معلوم ہوا کہ دراصل سر میں کینسر کی رسولی تھی جو اس عرصہ میں اتنی بڑھ چکی تھی کہ کوئی علاج کارگر نہ رہا۔ آخر اسی بیماری سے ۲۱؍اکتوبر ۱۹۹۳ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ بہت صابرہ شاکرہ اور خلافت احمدیہ سے اور خلیفہ وقت سے بے حد محبت رکھتی تھیں۔ مرحومہ چونکہ میدان جہاد میں خدا کو پیاری ہوئیں اس لئے ان کے اس نیک انجام کو بلاشبہ شہادت قرار دیا جا سکتا ہے۔ آپ کی یادگار ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ بڑا بیٹا احمد مہدی ٹورانٹو یونیورسٹی میں ہے۔ بیٹی سعدیہ مہدی یارک یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے۔ ۳؍جولائی کو ہفتہ کے روز ان کے والد امیر صاحب کینیڈا نے ان کے نکاح کا اعلان کیا ہے۔ چھوٹا بیٹا فرید مہدی ساتویں میں زیر تعلیم ہے۔

عبدالرحمان صاحب باجوہ شہید کراچی۔ تاریخ شہادت ۲۸؍اکتوبر ۱۹۹۴ء۔ آپ مکرم غلام جیلانی صاحب باجوہ اور امۃ الحفیظ صاحبہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے خاندان کا تعلق چک نمبر 116-L.R. ضلع ساہیوال سے تھا۔ ۱۹۷۲ء میں والدین کے ہمراہ کراچی منتقل ہو گئے۔ جہاں آپ کو ۲۸؍اکتوبر ۱۹۹۴ء کو شہید کر دیا گیا۔

واقعہ شہادت:- ۱۹۹۴ء میں کراچی کے علاوہ منظور کالونی میں جماعتی مخالفت کی ایک شدید لہر اٹھی جس میں فضل عمر ویلفیئر ڈسپنسری اور احمدی احباب کے گھروں پر حملے کرنے اور انہیں آگ لگانے کے پروگرام ترتیب دیئے گئے جو اکثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناکام ہوئے۔ ان دنوں آپ بحیثیت سیکرٹری امور عامہ ڈیوٹی دینے والے خدام کی رہنمائی کرنے کے ساتھ ساتھ دن رات کی پرواہ کئے بغیر حالات کو کنٹرول کرنے کی بھرپور کوشش کرتے رہے۔

۲۸؍ اکتوبر ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک آپ اپنی ایک ہمشیرہ کے گھر سے موٹر سائیکل پر آ رہے تھے کہ شام پانچ بجے کے قریب دو موٹر سائیکل سواروں نے گلی میں اپنی موٹر سائیکل کھڑی کرکے سامنے سے آپ کا راستہ روک لیا اور آناً فاناً پستول سے آٹھ فائر کئے جس سے آپ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ شہید کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ ایک لے پالک بیٹی

آپ کی بیوہ مکرمہ سلمیٰ رحمان صاحبہ کے گھر میں پلی ہے۔

ارشاد حسین کھچی صاحب شہید۔ لاڑکانہ (سندھ)۔ تاریخ شہادت ۱۳۱/اکتوبر ۱۹۹۴ء۔ آپ مکرم زُوّار محمد جمن کھچی صاحب کے صاحبزادے تھے۔ بیعت کی توفیق اگرچہ جولائی ۱۹۹۳ء میں ملی۔ قبول احمدیت سے قبل آپ کٹر شیعہ تھے اور آپ کے والد اور چچا وغیرہ شہر کے ایک بہت بڑے امام باڑہ کے متولی تھے۔ آپ نمازوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ ڈش انٹینا اپنے گھر میں لگوایا جہاں غیر از جماعت احباب کو لاتے اور ان کو جماعت کے پروگرام دکھاتے تھے۔ مساجد اور امام باڑوں کے مولوی ان کے پاس آتے اور ان کو مرتد کرنے کی کوشش کرتے رہے مگر بری طرح ناکام رہے۔ اس دوران اندر ہی اندر آپ کے خلاف سازشیں پلتی رہیں یہاں تک کہ ۱۳۱/اکتوبر ۱۹۹۴ء کو جبکہ آپ اپنی دوکان سے واپس گھر آرہے تھے آپ کو گولی مار کر شہید کردیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بچی چھوڑی۔

سلیم احمد صاحب پال شہید۔ کراچی۔ آپ مکرم خدا بخش صاحب پال اور محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ کے ہاں ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ بعد ازاں پہلے ربوہ اور پھر کراچی منتقل ہو گئے۔ بوقت شہادت کراچی ہی میں آباد تھے۔

واقعہ شہادت:- منظور کالونی کراچی میں شہید ہونے والوں عبدالرحمان باجوہ صاحب کے بعد آپ کا دوسرا نمبر ہے۔ باجوہ صاحب کی شہادت کے چودہ دن بعد ۱۰/نومبر ۱۹۹۴ء کو محترم سلیم احمد صاحب پال جب رات کو اپنی دکان بند کر کے گھر کی طرف جارہے تھے تو دکان سے تین گلیاں آگے دو موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر اندھادھند فائرنگ کر کے آپ کو موقع پر ہی شہید کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

شہید مرحوم نے اہلیہ محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے وسیم احمد پال کے علاوہ سب بچے ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ ان کے چھوٹے بھائیوں اور بہنوں کے جو نام معلوم ہو سکے ہیں وہ یہ ہیں۔ تنویر احمد پال، ندیم احمد پال، کلیم احمد پال، شائلہ تسنیم، صوبیہ نورین، گلشین نورین۔

انور حسین ابڑو صاحب شہید۔ انور آباد (لاڑکانہ)۔ ۱۹/دسمبر ۱۹۹۴ء۔ آپ مولوی محمد انور صاحب ابڑو اور محترمہ جنت خاتون صاحبہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کا تعلق ایک ایسے معروف علمی گھرانہ سے تھا جس کو سندھ کے اس علاقہ میں تعلیم پھیلانے کی وجہ سے بہت شہرت ملی۔ اسی لئے آپ کے گھرانے کو استاد گھرانہ کہہ کر تعظیم دی جاتی تھی۔ آپ کے دادا محترم مولوی عبدالرؤف صاحب ابڑو نے ۱۹۴۰ء میں اپنی اولاد، عزیز و اقارب اور شاگردوں سمیت بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ایک استاد کے علاوہ ابڑو خاندان کے آپ بڑے پکدار بھی تھے۔ ان کی یہ ایک سندھی اصطلاح ہے۔ پکدار بڑے رئیس کو کہا جاتا ہے۔ ان کی وفات 1948ء میں ہوئی۔ اُن کی وفات کے بعد مکرم مولوی محمد انور صاحب ابڑو نے اپنے بھائیوں، عزیز و اقارب اور شاگردوں کے ساتھ مل کر تمام مخالفتوں کا بھرپور استقامت کے ساتھ مقابلہ کیا۔

۱۹/دسمبر ۱۹۹۴ء کو شام کے قریباً ساڑھے پانچ بجے ایک سفید رنگ کی کار میں رینجرز کی وردی میں ملبوس سات افراد انور آباد آئے جن میں سے ایک کے پاس لائٹ مشین گن اور چھ کے پاس کلاشنکوف رائفلیں تھیں۔ ان میں سے تین نے گوٹھ میں مختلف جگہوں پر پوزیشن سنبھال لیں اور باقی چار مولوی محمد احمد صاحب ابڑو کے مکان میں گھس گئے۔ وہاں موجود عورتوں سے کہا کہ ہم کرنل صاحب کے حکم سے خطرناک ڈاکوؤں کی تلاش میں آئے ہیں۔ خواتین نے کہا کہ یہاں کوئی ڈاکو چھپا ہوا نہیں، آپ بے شک تلاشی لے لیں۔ تلاشی کے دوران انہوں نے مولوی محمد انور صاحب ابڑو کے بارہ میں پوچھا کہ کہاں۔ انہوں نے جواب دیا باہر گئے ہوئے ہیں۔ جب سخت تلاشی کے باوجود کوئی مرد نظر نہ آیا تو ان میں سے دو افراد نے باہر مسجد میں مکرم انور حسین صاحب ابڑو کو جو سنتوں کے بعد نفل ادا کر رہے تھے اور سجدہ میں تھے، اُسی حالت میں اٹھایا اور کہا کہ تمہیں کرنل صاحب نے بلایا ہے۔ ان کے علاوہ ڈاکوؤں نے مسجد سے ہی ظہور احمد صاحب ابڑو اور مکرم ناصر احمد صاحب ابڑو کو بھی پکڑا اور تینوں کو گھر لے آئے۔ عطاء المومن ابڑو پہلے ہی اُن کے قبضہ میں تھے۔ اس کے بعد وہ مردوں کو ایک لائن میں کھڑا کر کے کہنے لگے کہ کلمہ سناؤ۔ جب سب نے کلمہ پڑھا تو ملانوں کے بھیجے ہوئے یہ بدقماش مغلظات بکنے لگے کہ تم مسلمان نہیں کچھ اور ہو۔ یہ تمہارا کلمہ نہیں تم صرف ظاہراً یہ کلمہ پڑھتے ہو۔

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز۔
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

ارشاد نبوی ﷺ
خَیر الزَّادِ التَّقوےٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
﴿منجانب﴾
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

مکرم انور حسین صاحب ابڑو اور ان کے بیٹے ظہور پر تشدد کرتے رہے اور کہتے رہے کہ تم اپنے مرشد کو گالیاں دو جس پر انہوں نے انکار کیا تو شہید کی گردن کے ساتھ بندوق کی نالی لگا کر کہا کہ گالیاں دو ورنہ تمہیں ماریں گے۔ شہید مرحوم اگرچہ طبعی طور پر کمزور تھے مگر آدھ گھنٹے تک ان درندوں کے سامنے عظیم الشان استقامت کا مظاہرہ کرتے رہے اور کسی ایک لمحہ کے لئے بھی ایمان نہ ڈگمگایا۔ اس عرصہ میں ان کی خواتین نے بھی بڑی بہادری کا ثبوت دیا۔ کسی عورت نے ان کی منتیں نہیں کیں، واسطہ نہیں ڈالا اور سندھی دستور کے مطابق قدموں میں دوپٹہ نہیں ڈالا۔ اس کے بعد یہ غنڈے انہیں مارتے ہوئے باہر لے گئے اور گاؤں کے لوگوں کو مخاطب ہو کر کہا کہ آج اسلام اور قادیانیت کا مقابلہ ہے۔ دیکھو ہم انہیں کیسے مارتے ہیں اور چاروں کو گاؤں کے باہر موجود کنوے پر لے آئے۔ پھر ناصر احمد ابڑو کو کہا کہ تم ایک طرف ہو جاؤ۔ اس کے بعد مکرم ظہور احمد ابڑو ابن انور حسین صاحب ابڑو پر فائر کیا جو کہ نہر کے کنارے پر کھڑے ہوئے تھے۔ فائر لگتے ہی وہ پھسلے اور نہر میں گر گئے۔ ایک گولی ان کے دائیں کندھے میں لگ کر بائیں طرف سے سوراخ کرتی ہوئی نکل گئی۔ اس کے بعد مکرم انور حسین صاحب ابڑو پر گولیاں برسائیں۔ ایک گولی ان کے سر پر لگی۔

شرپسندوں کے بھاگ جانے کے بعد فوراً دونوں باپ بیٹوں کو ایک ٹیکسی میں وارہ لے جایا گیا مگر مکرم انور حسین صاحب نے راستہ ہی میں دم توڑ دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کا بیٹا ظہور احمد بچ گیا جو آجکل اپنے بیوی بچوں کے ساتھ آسٹریلیا میں آباد ہے۔ مرحوم نے چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے پسماندگان میں چھوڑے۔ ظہور احمد کے علاوہ باقی بچے اللہ کے فضل سے اپنی زمینوں پر آباد ہیں اور مخالفین کی خطرناک سازشوں کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ڈٹے ہوئے ہیں۔

شہادت چوہدری ریاض احمد صاحب شہید۔ شب قدر (مردان)۔ ۹/اپریل ۱۹۹۵ء۔ مکرم چودھری ریاض صاحب جولائی 1947ء میں ضلع لدھیانہ کی تحصیل جگراؤں کے ایک گاؤں ملہہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد چودھری کمال الدین صاحب خود احمدی ہوئے اور قیام پاکستان کے بعد مردان میں رہائش اختیار کی۔ چودھری ریاض احمد صاحب نے مردان میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہیں کاروبار شروع کیا۔ آپ نے بسلسلہ روزگار قریباً چھ سال ابو ظہبی میں بھی قیام کیا جہاں سے آپ کو احمدی ہونے کی وجہ سے نکال دیا گیا۔ آپ اکثر خواہش کیا کرتے تھے کہ کاش مجھے بھی صاحبزادہ عبداللطیف کی طرح شہادت کی توفیق ملے۔ چنانچہ بارہا ان کو احمدیت کی خاطر تکلیفیں پہنچیں۔ مردان میں ان پر چھری سے وار کیا گیا۔ ۱۹۷۴ء میں سرگودہا ریلوے سٹیشن پر جن کو گولیاں لگیں ان میں یہ بھی شامل تھے اور جب انہیں گولی لگی تو فرمایا یہ تو ابھی آغاز ہے۔ گویا اسی وقت سے شہادت کی خواہش تھی اور جب تک زندہ رہے اسی نیت کے ساتھ زندہ رہے۔

ریاض شہید کے خسر محترم ڈاکٹر رشید احمد خان صاحب کی تبلیغ سے شب قدر مردان کے مکرم دولت خان صاحب کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ وہ چونکہ ایک طاقتور پٹھان خاندان سے تعلق رکھتے تھے اس لئے ان کے احمدی ہونے پر وہاں بڑا سخت ردّ عمل ہوا اور تمام علاقے میں ان کے متعلق قتل کے فتوے جاری ہونا شروع ہو گئے۔ دولت خان صاحب کے بھائیوں میں سے ایک بھائی سخت متشدد اور مخالفت میں پیش پیش تھا۔ اس نے افغانستان سے آئے ہوئے ایک ملاں سے ان کے قتل کا فتویٰ لیا مگر وہ پھر بھی وہاں رہتے رہے۔ آخر پولیس نے نقص امن کی دفعہ لگا کر ان کو جیل میں ڈال دیا۔

۹/اپریل ۱۹۹۵ء کی صبح جب رشید احمد صاحب اور ریاض احمد صاحب ان کی ضمانت کے لئے شب قدر گئے تو وہاں پانچ ہزار عوام کا ایک مشتعل ہجوم اکٹھا کیا جاچکا تھا اور ملاں فضل ربی بڑے زور کے ساتھ سنگسار کرنے کی تعلیم دے رہا تھا۔ چنانچہ عین احاطہ عدالت میں پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی موجودگی میں سب سے پہلے بڑے زور سے ریاض شہید کی پیشانی پر پتھر مارا گیا اور وہ نیم بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اسی حالت میں آپ پر مزید سنگ باری کی گئی۔ لیکن آپ مسلسل کلمہ کا ورد کرتے رہے۔ آپ کی آخری آواز بھی یہی تھی **لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ**۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بعدازاں آپ کی نعش کو گھسیٹا گیا اس پر ان درندوں نے ناچ کیا اور یوں ان لوگوں نے اپنا درندہ ہونے کا ثبوت دیا۔ پولیس نے بھی ان کو بچانے کی بجائے ان کی نعش کو ٹھڈے مارے اور کہا کہ ہم بھی ثواب میں شریک ہو جائیں۔ پاکستان کی پولیس کو ثواب کا بس یہی موقع ملتا ہے اس کے سوا ان کو کبھی ثواب کمانے کا موقع نہیں ملا۔

آپ کے خسر پر بھی بہت زیادہ تشدد کیا گیا یہاں تک کہ تشدد کرنے والوں نے سمجھا کہ آپ مرچکے ہیں لیکن وہ بچ گئے اور اُن کا اب تک زندہ رہنا اور روزمرہ کے فرائض سرانجام دینا ایک چلتا پھرتا معجزہ ہے۔ ایکسرے اور ڈاکٹری معائنہ کے بعد یہ قطعیت کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے کہ آپ کے جسم کے بازوؤں اور ٹانگوں کی ساری ہڈیاں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ ایک جگہ سے نہیں کئی کئی جگہ سے بازوؤں کی اور ٹانگوں کی اور ڈاکٹروں کو سمجھ نہیں آتی کہ کیسے یہ شخص چلتا پھرتا ہے۔ یعنی خدا کے فضل سے۔ انہوں نے ہر قسم کا علاج کرانے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ تادمِ آخر میں اللہ کے فضل کے ساتھ اُس کے اعجاز کے سہارے زندہ رہوں گا۔ اسی جذبہ کے ساتھ اب روزمرہ کے کاروبار میں باقاعدہ حصہ لیتے ہیں۔ اس طرح ریاض شہید کی بھابھی کی یہ رؤیا بھی لفظاً لفظاً پوری ہو گئی

کہ ایک بکری تو ذبح کردی گئی اور ایک چھوڑ دی گئی۔ یہ چھوڑی ہوئی بکری بھی عملاً شہیدوں ہی میں داخل ہے۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی بیوہ کے علاوہ آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جو زیر تعلیم ہیں اور آجکل بلجیم میں مقیم ہیں۔

مبارک احمد صاحب شرما شہید۔ شکارپور۔ آپ ۱۹۴۶ء میں مکرم عبدالرشید صاحب شرما کے ہاں پیدا ہوئے۔ سن ۱۹۵۰ء میں والدین کے ساتھ شکارپور سندھ میں رہائش اختیار کی۔ ڈبل ایم۔ اے کے بعد بی۔ ایڈ کیا اور محکمہ تعلیم میں ملازم ہوگئے۔ ۱۹۷۴ء میں جب جماعت کی مخالفت زوروں پر تھی تو ایک رات چند دوستوں کی موجودگی میں سول ہسپتال شکارپور کے سامنے آپ پر ڈنڈوں اور کلہاڑیوں سے بڑا سخت حملہ کیا گیا۔ حتیٰ کہ حملہ آور آپ کو مردہ سمجھ کر بھاگ گئے۔ آپ کے سر، ٹانگ اور باقی جسم پر گہرے زخم آئے۔ فوری طور پر سول ہسپتال میں داخل کیا گیا مگر ڈاکٹروں نے احمدی ہونے کی وجہ سے توجہ نہ دی تو آپ کو سکھر ہسپتال لے جایا گیا اور پھر وقفہ وقفہ سے کئی دوسرے شہروں میں بھی علاج کروایا جاتا رہا مگر ٹانگ کے زخم اور دماغی چوٹوں کا شافی علاج نہ ہوسکا۔ آخر آپ انہی تکالیف کے سبب 3 مئی 1995ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑیں۔ بیٹا سہیل مبارک احمد شرما اس وقت جامعہ احمدیہ ربوہ میں درجہ ثالثہ کا طالبعلم ہے۔

محمد صادق صاحب شہید۔ چٹھہ داد ضلع حافظ آباد۔ یوم شہادت ۸؍نومبر ۱۹۹۶ء۔ آپ کے خاندان میں جو کٹر اہل حدیث تھا آپ کے والد صاحب سے بھی پہلے آپ کے بڑے بھائی ہدایت اللہ صاحب کو احمدی ہونے کی توفیق ملی۔ محمد صادق صاحب کو جو ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے اس کا سخت رنج تھا مگر والد کے احترام میں خاموش رہے۔ مگر جونہی والد کی وفات ہوئی، آپ نے اور دوسرے بھائی عنایت اللہ نے اپنے احمدی بھائی ہدایت اللہ کی زندگی اجیرن کردی۔ ۱۹۷۴ء میں جماعت کے خلاف تحریک زوروں پر تھی اور لوگ کہہ رہے تھے کہ اب ایسی دیوار سی بن گئی ہے کہ آئندہ اس وجہ سے کوئی احمدی نہیں ہوگا جو اس دیوار کو پھلانگ سکے۔ لیکن مخالفین نے یہ اعجاز دیکھا کہ خود محمد صادق صاحب کو مخالفت کی دیوار پھلانگ کر احمدی ہونے کی توفیق ملی اور ہر طرف احمدیت کا پیغام پہنچانے میں ننگی تلوار بن گئے۔ آپ ہی کی تبلیغ سے محمد اشرف صاحب شہید آف جلہن ضلع گوجرانوالہ بھی احمدی ہوئے جن کی قبولِ احمدیت نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور محمد صادق صاحب کی مخالفت اور بھی تیز ہوگئی۔ مگر محمد صادق صاحب نے تازندگی تبلیغ جاری رکھی اور خدا کے فضل سے آپ کو پندرہ مزید کٹر اہل حدیث اشخاص کو احمدی مسلمان بنانے کی توفیق ملی۔

اس دوران نومبر ۱۹۹۶ء کو جبکہ آپ جمعہ پر جارہے تھے راستہ میں ایک پُل کے پاس دشمن تاک لگائے بیٹھا تھا۔ جونہی آپ پُل کے پاس پہنچے انہوں نے گولیاں برسا کر آپ کو چھلنی کردیا اور وہیں موقعہ پر ہی آپ شہید ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ پسماندگان میں بیوہ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے چھوڑے۔ بڑے بیٹے مکرم عصمت اللہ صاحب آرمی میں ملازم ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ دوسرے بیٹے نعمت اللہ صاحب بھی شادی شدہ ہیں۔ تیسرے بیٹے رضوان احمد صاحب مڈل پاس کرنے کے بعد فارغ ہیں۔ بیٹی نصرت شہزادی صاحبہ ابھی تعلیم حاصل کررہی ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں۔

شہادت **چودھری عتیق احمد صاحب باجوہ شہید وہاڑی۔** مکرم چودھری عتیق احمد صاحب باجوہ ۱۹۳۹ء میں فیصل آباد کے ایک گاؤں بہلول پور میں مکرم چودھری بشیر احمد صاحب باجوہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابھی آپ آٹھ سال کے تھے کہ والد وفات پاگئے اور آپ کی والدہ محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ نے بہت محنت اور دعاؤں سے آپ کی پرورش کی۔ شریفہ بیگم صاحبہ بہت نیک اور دعاگو خاتون ہیں اور خدا کے فضل سے ابھی تک زندہ ہیں۔ چودھری عتیق احمد صاحب باجوہ نے ابتدائی تعلیم وہاڑی سے حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کا امتحان پاس کرکے وہاڑی میں وکالت شروع کردی۔ اور ہمیشہ سچ پر مبنی کیس لیا کرتے تھے۔ اوائل جوانی سے ہی آپ مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ پہلے آپ قائد ضلع، سیکرٹری اصلاح وارشاد اور قریباً نو سال تک امیر ضلع وہاڑی رہے۔ بہت مخلص احمدی اور نڈر داعی الی اللہ تھے۔ چندوں کی ادائیگی اور تمام مالی تحریکات میں آپ کی شمولیت ایک مثالی حیثیت رکھتی تھی۔ آپ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ اس دوران آپ اٹھارہ دن ملتان جیل میں قید رہے۔

واقعہ شہادت:- آپ ۱۹؍جون ۱۹۹۷ء کو شام پانچ بجے اپنی گاڑی پر زمینوں کی طرف جارہے تھے کہ وہاڑی سے کچھ فاصلہ پر دو موٹر سائیکل سواروں نے آپ پر فائرنگ کردی جس سے آپ اور آپ کا ڈرائیور موقعہ پر ہی دم توڑ گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بوقت شہادت آپ کی عمر اٹھاون سال تھی۔ پسماندگان میں والدہ کے علاوہ بیوہ ڈاکٹر نسرین عتیق باجوہ صاحبہ اور ایک بیٹی اور تین بیٹے چھوڑے۔ بیٹی خولہ عتیق شادی شدہ ہیں اور راولپنڈی میں آباد ہیں۔ بڑا بیٹا فرید احمد باجوہ آسٹریلیا میں کمپیوٹر کی اعلیٰ تعلیم حاصل کررہا ہے اور دو جڑواں بیٹے نعیم احمد باجوہ اور خلیل احمد باجوہ الیکٹرانک انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب شہید ڈھونیکے (ضلع گوجرانوالہ)۔ تاریخ شہادت ۲۶؍، ۲۷؍اکتوبر ۱۹۹۷ء کی درمیانی رات۔ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب راجوری بھارتی کشمیر کے ایک گاؤں وداستی میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں والدین کے ہمراہ ہجرت کرکے واہ کینٹ آگئے۔ ابتدائی تعلیم پہلے واہ کینٹ اور پھر وزیر آباد میں حاصل کی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو خاص دستِ شفا عطا فرمایا اور سارا علاقہ آپ کی انسانیت دوستی، ہمدردی اور طبی خدمات کا معترف تھا۔ باوجود ایک کم تعلیمیافتہ ڈاکٹر ہونے کے لوگ دور دراز سے آپ کے پاس علاج کے لئے آتے تھے۔ خدمت خلق میں مصروف ہونے کے علاوہ آپ مختلف جماعتی عہدوں پر بھی فائز رہے۔ صف اول کے مالی قربانی کرنے والے تھے۔ اپنے کلینک سے متصل جگہ مسجد کے طور پر جماعت کو دے رکھی تھی۔

واقعہ شہادت:- ۲۶؍ اور ۲۷؍اکتوبر ۱۹۹۷ء کی درمیانی شب محترم ڈاکٹر صاحب کو گھر سے اغواء کیا گیا۔ اور پھر بڑی بیدردی سے قتل کرکے گاؤں کے قریب بہنے والے معروف برساتی نالے "پلکھو" میں پھینک دیا گیا۔ ایک مجرم زمان شاہ کی نشاندہی پر پولیس نے علاقہ کے تین معززین کے ذریعہ نعش برآمد کروائی۔ پسماندگان میں بیوہ محترمہ نسیم بیگم صاحبہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے۔ بیٹیوں میں سے ایک مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم کمال الدین صاحب کارکن نظارتِ تعلیم ربوہ ہیں۔ دوسری مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ طارق محمود صاحب چونڈہ میں ہیں۔ تیسری امۃ المحمود صاحبہ ساتویں کلاس میں پڑھتی ہیں اور اپنی بہن امۃ النصیر صاحبہ کے پاس ربوہ میں ہی رہتی ہیں۔ بیٹوں میں سے مکرم نصیر احمد صاحب وزیر آباد میں رہائش پذیر ہیں اور اپنے والد صاحب کا کلینک چلا رہے ہیں۔ مکرم حفیظ احمد صاحب کراچی میں الیکٹرانکس انجینئر ہیں اور مکرم محمود احمد صاحب امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔

مظفر احمد صاحب شرما شہید۔ شکارپور۔ تاریخ شہادت ۱۲؍دسمبر ۱۹۹۷ء۔ امیر جماعت ہائے احمدیہ اضلاع شکارپور، جیکب آباد، سکھر اور گھوٹکی محترم عبدالرشید صاحب شرما کے صاحبزادے تھے۔ بڑے مخلص اور دین کی غیرت رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔ دعوت الی اللہ کا بڑا شوق تھا۔ پیشہ کے لحاظ سے وکیل تھے لیکن عملاً وکالت نہیں کی۔ بلکہ اپنے والد کے کاروبار میں ان کی معاونت کرتے رہے۔ بوقت شہادت ضلعی سیکرٹری امور عامہ اور قاضی کی خدمت آپ کے سپرد تھی۔ اس سے پہلے آپ قائد خدام الاحمدیہ ضلع بھی رہے۔ شکارپور پریس کلب کے جنرل سیکرٹری اور بار ایسوسی ایشن کے ممبر بھی تھے۔ اپنے اثر ورسوخ اور خدمتِ خلق کا جذبہ رکھنے کی وجہ سے عوام الناس میں بہت ہر دلعزیز تھے۔ سندھ میں پیدا ہوئے اور بڑی روانی سے سندھی بولتے تھے۔ آپ کا خاندان شکارپور میں اکیلا احمدی گھرانہ تھا۔ اس خاندان نے جماعت کی وجہ سے آنے والی جملہ مصیبتوں کا پوری ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کیا۔

ان کا کارخانہ ایک ظالمانہ حملہ میں مکمل طور پر برباد کردیا گیا۔ دھمکی آمیز خطوط لکھے گئے لیکن ان کے پائے ثبات میں کوئی فرق نہ پڑا۔ اخبارات میں اِن کے بارہ میں انتہائی غلیظ بیانات شائع ہوتے رہے جن میں بیان دینے والوں کے نام بھی درج ہوتے جو انتظامیہ سے بار بار مطالبہ کرتے کہ یہ مرکز سے مرد اور مستورات بلوا کر مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں اس لئے فوری طور پر ان کو یہاں سے نکالا جائے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہم خود یہ کام سنبھال لیں گے مگر حکومت نے مخالفین کی ان دھمکیوں سے واقف ہونے کے باوجود کبھی کوئی نوٹس نہ لیا۔

واقعہ شہادت:- ۱۲؍دسمبر ۱۹۹۷ء کو شام پونے آٹھ بجے آپ اپنی بھابی محترمہ غزالہ بیگم صاحبہ بیوہ مبارک احمد صاحب شہید اور ان کی بچیوں کو گاڑی پر سوار کرانے کیلئے ریلوے اسٹیشن جا رہے تھے۔ بھابھی اور بچے تانگے پر سوار تھے اور آپ تانگے کے پیچھے موٹر سائیکل پر جارہے تھے کہ سول ہسپتال کے قریب اچانک پیچھے سے ایک موٹر سائیکل سوار آیا اور اس نے آپ پر گولی چلادی۔ گولی لگنے سے آپ زمین پر گر گئے۔ تانگہ سے اتر کر بھابھی نے اٹھایا۔ اس وقت آپ ابھی زندہ تھے، فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا مگر بہت تاخیر ہوچکی تھی اور کوئی کوشش کارگر نہ ہوئی اور آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بوقت شہادت آپ کی عمر ۴۲ سال تھی۔ پسماندگان میں بیوہ مکرمہ فوزیہ بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے۔ تینوں بچے غزالہ نصرت، ریحانہ عنبر اور عزت احمد نو سے تیرہ سال کی عمروں کے ہیں اور زیر تعلیم ہیں اور والدہ کے ساتھ سویڈن میں رہتے ہیں۔

شہادت **میاں محمد اکبر اقبال صاحب**۔ تاریخ شہادت ۱۴؍، ۱۵؍فروری ۱۹۹۸ء کی درمیانی رات۔ آپ کا تعلق لاہور کی میاں فیملی سے تھا۔ آپ حضرت میاں تاج دین صاحب کے پوتے تھے جو کہ لاہور کے نیک مخلص اور دعاگو بزرگ اور میاں معراج دین صاحب اور میاں سراج دین صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور آمد کے دوران کبھی کبھی ان کے ہاں آکر قیام فرمایا کرتے تھے۔ ان کے گھر کا نام تھا مبارک منزل دلی دروازہ لاہور۔ میاں محمد اکبر اقبال ۱۵؍جنوری ۱۹۲۵ء کو میاں کمال دین صاحب کے ہاں لاہور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۵ء میں اپنی زندگی وقف کی۔ ۱۹۴۶ء میں آپ کو جیننگ اینڈ پراسسنگ فیکٹری کنری میں کام کرنے کے لئے بھیجا گیا جہاں آپ نے خوب محنت سے کام کیا اور جنرل مینجر کے عہدے تک ترقی پائی۔

۱۹۹۳ء میں آپ کو یوگنڈا کے ایک شہر جنجہ (Jinja) میں ایک جماعتی فیکٹری میں خدمت کے لئے بھجوایا گیا۔ جہاں آپ شہادت تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اتنے قابل تھے اور مزدوروں سے ایسا اعلیٰ سلوک تھا کہ بارہا وہاں کوشش کی گئی کہ جس طرح باقی فیکٹریوں میں ہڑتال ہوتی ہے یہاں بھی ہڑتال کروائی جائے مگر مزدوروں نے صاف انکار کر دیا کیونکہ ان کا بہت نیک اثر ان پہ تھا۔

واقعہ شہادت: ڈاکو ۸؍ فروری ۱۹۹۸ء کی شب آپ کی رہائش گاہ میں نقب لگا کر داخل ہوئے اور آپ پر حملہ کر کے کسی آہنی چیز سے آپ کے سر پر ضربیں لگائیں جن کی وجہ سے آپ شدید زخمی ہو گئے۔ قریب ہی ایک احمدی دوست ناصر احمد صاحب رہتے تھے وہ جب آپ کو نماز فجر کے لئے بلانے آئے تو دیکھا کہ آپ شدید زخمی حالت میں فرش پر گرے پڑے ہیں۔ انہوں نے جماعت کو اور پولیس کو اس واقعہ کی اطلاع کی۔ آپ کو ضروری کارروائی کے بعد فوراً ہسپتال داخل کروایا گیا مگر زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے آپ مسلسل بیہوش رہے اور ہر طرح کی طبی امداد دینے کے باوجود جانبر نہ ہو سکے۔ آخر ۱۴ اور ۱۵؍ فروری کی درمیانی شب اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شہید مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

پسماندگان میں بیوہ مکرمہ ممتاز صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔ مکرم محمد ارشاد اقبال صاحب عزیز آباد کراچی میں زعیم مجلس انصار اللہ ہیں، شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ لاہور کینٹ بھی شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مکرم اقبال محمود صاحب ٹیکنیکل ایجوکیشن سندھ میں سرکاری ملازم ہیں اور ماڑی پور مجلس کے ناظم اطفال ہیں۔ مظفر محمود صاحب لاہور میں ذاتی کاروبار کرتے ہیں اور مقامی مجلس کے ناظم عمومی ہیں۔ مکرمہ فاختہ بیگم صاحبہ مکرم خلیل الرحمٰن صاحب مغل راولپنڈی کی اہلیہ ہیں۔ مکرمہ افتخار بیگم صاحبہ اپنے بھائیوں کے ساتھ کراچی میں رہتی ہیں اور عزیز آباد کراچی میں لجنہ کی سیکرٹری ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی ساری اولاد دینی اور دنیاوی ہر لحاظ سے صف اول میں ہے اور خدا کے فضل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات کی شاہد ہے۔

عزیزم محمد جری اللہ مظفر ۔ کینیا۔ تاریخ وفات ۲۱؍ جون ۱۹۹۸ء۔ عزیز جری اللہ ۱۸؍ مئی ۱۹۹۳ء کو مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مشنری انچارج تنزانیہ کے ہاں ربوہ میں پیدا ہوئے تھے۔ عزیز کے والد جب کینیا میں تھے تو انہوں نے ایک پہاڑی پر اپنی بیٹی کی آمین منعقد کرنے کا پروگرام بنایا جس کے ساتھ ہی ایک برساتی نالہ بہتا تھا۔ وہاں کھیل کود میں مشغول تھے کہ پاؤں پھسلنے کے نتیجہ میں عزیزم محمد جری اللہ مظفر برساتی نالے میں گرا اور تیز پانی کی لپیٹ میں آکر نظروں سے غائب ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چونکہ ایک واقف زندگی کا بیٹا وقف کے دوران وطن سے دور ڈوب کر غرق ہوا اس لئے ڈوب کر غرق ہونے والے کو ویسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے شہید قرار دیا ہے تو یہ شہادت اس رنگ میں ایک دوہری شہادت تھی۔ ایک ہفتہ کی مسلسل تلاش کے بعد آٹھویں روز اس کی لاش مل گئی۔ ۲۹؍ جون ۱۹۹۸ء کو احمدیہ مسجد کسومو کینیا میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور نیروبی میں احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

محمد ایوب اعظم صاحب شہید واہ کینٹ۔ تاریخ شہادت ۷؍ جولائی ۱۹۹۸ء۔ آپ محترم شیخ نیاز الدین صاحب (مرحوم) اور محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (مرحومہ) کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے نانا حضرت شیخ عمر الدین صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ والد بعد میں خلافت ثانیہ کے دوران احمدی ہوئے۔ آپ کی شادی محترمہ بشریٰ منہاس صاحبہ بنت مکرم محمد افضل منہاس صاحب ایڈووکیٹ مرحوم (راولپنڈی) کے ساتھ ہوئی۔ آپ ایک مخلص احمدی تھے۔ B.Sc کرنے کے بعد آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ میں بطور چارج مین ملازم ہوئے اور ترقی کر کے فورمین کے عہدہ تک پہنچے۔ بعد ازاں اسسٹنٹ ورکس مینجر مقرر ہوئے لیکن پھر نامعلوم وجوہات کی بناء پر ۱۹۹۱ء میں آپ کو ریٹائر کر دیا گیا۔ نامعلوم سے مراد یہ ہے کہ پتہ ہے جماعت کی دشمنی میں کیا گیا تھا مگر حکومتی ریکارڈ کے مطابق وجوہات نامعلوم ہیں۔ اس کے بعد آپ بسلسلہ ملازمت سعودی عرب چلے گئے۔ ۱۹۹۵ء میں واپس آکر پھر شہادت تک واہ کینٹ میں ہی رہے۔

واقعہ شہادت:۔ ۷؍ جولائی ۱۹۹۸ء تقریباً ساڑھے آٹھ بجے رات آپ گھر سے نکلے اور محلہ کی ایک قریبی دکان پر گئے۔ وہاں سے واپس گھر آرہے تھے کہ قاتل اچانک تاریکی سے نکل کر آپ کے سامنے آئے۔ آپ کا نام پوچھا اور یہ بھی پوچھا کہ آپ احمدی ہیں۔ اور ایک اور آدمی کا نام بھی پوچھا کہ آپ کسی نذیر احمدی کو جانتے ہیں تو آپ نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد قاتلوں میں سے ایک نے آپ پر دو فائر کئے اور بھاگ اٹھے۔ آپ پر چونکہ گھر کے قریب ہی فائر کئے گئے تھے اس لئے آپ نے زخمی ہونے کے بعد گھر والوں کو آوازیں دیں جو آپ کی آواز پر فوراً باہر آئے اور زخمی حالت میں آپ کو ہسپتال لے گئے لیکن آپ راستہ ہی میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ شہید مرحوم نے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں پسماندگان میں چھوڑیں۔

شہادت مکرم ملک نصیر احمد صاحب شہید وہاڑی۔ تاریخ شہادت ۱۴؍ اگست ۱۹۹۸ء۔ آپ کے والد مکرم غلام علی صاحب ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ملک نصیر احمد صاحب ۱۹۱۳ء میں فیض اللہ چک میں پیدا ہوئے۔ عملی زندگی کا آغاز محکمہ پولیس کی ملازمت سے کیا اور سب انسپکٹر کے عہدہ سے ۱۹۶۷ء میں ریٹائر ہونے کے بعد وہاڑی میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ ایک جیننگ فیکٹری کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ فلپس کمپنی کی ایجنسی بھی آپ کے پاس تھی۔ آپ وہاڑی کی ایک بااثر شخصیت تھے۔ نہایت دبنگ، غریبوں کے ہمدرد اور بڑے مہمان نواز تھے۔ آپ سالہا سال تک جماعت احمدیہ وہاڑی کے سیکرٹری امور عامہ رہے۔ دو دفعہ زعیم اعلیٰ انصار اللہ بنے اور جولائی ۱۹۹۸ء سے صدر کے عہدہ پر فائز تھے۔ بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔ خلافت سے بے انتہا محبت تھی۔ باجماعت نماز کے بڑے پابند تھے حتی کہ پچاسی سال کی عمر میں بھی آپ کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی کہ ہر نماز بیت الذکر میں ادا کریں۔

۱۴؍ اگست ۱۹۹۸ء کو بیت الذکر میں نماز فجر کی ادائیگی کے لئے، یعنی یہ ان کا جذبہ تھا باجماعت نماز کی ادائیگی کے لئے کہ اس عمر میں موٹر میں بیٹھ کر مسجد پہنچے، صبح پونے چار بجے کار پر روانہ ہوئے تھے۔ ابھی آپ اپنی کار سے اترنے ہی تھے کہ حملہ آوروں نے جو پہلے سے گھات لگائے بیٹھے تھے آپ پر فائرنگ کر دی۔ ایک گولی سینے میں لگی جس سے موقعہ پر ہی آپ نے جام شہادت نوش کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حملہ آور آپ کی گاڑی لے کر فرار ہو گئے۔ اس وقت ابھی بیت الذکر میں کوئی نمازی نہیں آیا تھا۔ جب نمازی آئے تو انہوں نے آپ کو بیت الذکر کے قریب شہید ہونے کی حالت میں پایا۔ اسی دن آپ کی نعش ربوہ لائی گئی جہاں بعد نماز جنازہ تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں آپ نے دو بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑیں۔

مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب بھگیو شہید نوابشاہ۔ تاریخ شہادت ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۹۸ء۔ آپ کے پڑنانا حضرت اخوند محمد رمضان صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابہ میں سے تھے جنہیں ۱۸۹۱ء میں بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس لحاظ سے سندھی خاندانوں میں سے آپ قدیم ترین صحابہ کی اولاد میں سے تھے۔ ماسٹر صاحب تقریباً چوبیس سال نوابشاہ کے قریبی گاؤں میں بطور پرائمری ٹیچر متعین رہے۔ آپ بہت نیک، متقی، تہجد گزار بزرگ تھے۔ خاموش طبع، بے لوث خدمت کرنے والے اور مخلص انسان تھے۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں یکساں ہردلعزیز تھے۔

ایک عرصہ سے دو تین مولوی ماسٹر صاحب کو دھمکیاں دے رہے تھے کہ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ رات کے وقت وہ کبھی کبھی آپ کے گھر میں پتھر بھی پھینکتے تھے۔ ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۹۸ء کی صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد جب آپ گھر پر ہی تھے کہ آپ کے دروازہ کی گھنٹی بجی۔ جیسے ہی آپ باہر نکلے تو ایک آدمی نے آپ پر پستول سے فائر کیا۔ اس حملہ سے آپ دروازہ پر ہی گر گئے اور چند لمحوں میں ہی موقعہ پر شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے غلام حیدر بھگیو نیشنل ہائی وے میں بڑے عہدہ پر فائز ہیں۔ دوسرے بیٹے حمید احمد بھگیو سندھ سیکرٹریٹ کراچی میں ملازم ہیں اور تیسرے بیٹے سلیم احمد بھگیو لیاقت میڈیکل کالج میں فائنل ایئر کے طالبعلم ہیں۔ چوتھے بیٹے خالد احمد بھگیو سندھ یونیورسٹی میں کامرس کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بیٹیوں میں بڑی بیٹی شادی شدہ ہیں اور باقی دو ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔

اب چونکہ وقت ختم ہو گیا ہے جو چند شہداء کا تذکرہ باقی رہتا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے خطبہ میں بیان کر دیا جائے گا اور پھر جلسے کے متعلق ہدایات بھی اسی خطبے میں دے دی جائیں گے۔ (حضور انور نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا) اس عرصہ میں ہو سکتا ہے کچھ اور بھی مل جائیں اگر مل گئے تو پوچھ کے شامل کر لینا ورنہ یہی ذکر ہے۔ باقی تاریخ احمدیت میں انشاء اللہ چھپتا رہے گا۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح
الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب
Revelation Rationality Knowledge and Truth
ریویلیشن ریشنلٹی نولج اینڈ ٹرتھ
بہترین ٹائیٹل اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہے۔ (صفحات 756)
ملنے کا پتہ
نظارت نشر و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت)
ٹیلی فون نمبر: 01872-70749 فیکس: 01872-70105

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم ــــــــــــ گر کفر ایں بوَد بخدا سخت کافرم

اللہ اور اس کے رسول مقبول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی

محبت میں سرشار معصوم احمدیوں پر

توہین رسالت کے سراسر جھوٹے اور ناپاک الزام میں عائد

بعض مقدمات کی تفصیل

(رشید احمد چوہدری۔ پریس سیکرٹری)

(چوتھی قسط)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کہنے کی وجہ سے توہین رسالت کا مقدمہ

مکرم ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ صاحب ایم بی بی ایس جو نور پور تھل ضلع خوشاب کے سول ہسپتال میں انچارج میڈیکل آفیسر تھے ان کے خلاف نور پور تھل میں مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۹۴ء کو تبلیغ کرنے کے جرم میں ایک مقدمہ نمبر ۲۰ زیر دفعہ 298/C درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ ایک شخص عبدالغنی ولد نھا جماعت اشاعت توحید و سنت و سپاہ صحابہ پاکستان نور پور کی تحریری درخواست پر درج کیا گیا۔ اس شخص نے اسسٹنٹ کمشنر پولیس نور پور تھل کے نام درخواست میں لکھا کہ "سول ہسپتال نور پور تھل میں تعینات ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ قادیانی ہے۔ اس نے اپنی سرکاری رہائش گاہ پر ڈش انٹینا لگایا ہوا ہے جس کی وساطت سے وہ قادیانیت کا پرچار کرتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ لٹریچر اور کیسٹس بھی لوگوں کو دیتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں اس نے ایک آدمی کو مرتد یعنی اسلام سے منحرف کر لیا ہے اور حال ہی میں اس نے افطار پارٹی کے نام سے ایک مجلس کا انعقاد کیا اور کھلے طور پر اپنے مذہب کی تبلیغ کی۔ گزارش ہے کہ مذکورہ بالا ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے مقدمہ درج کرنے کے احکامات جاری فرمائے جاویں"۔

چنانچہ اس درخواست پر پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کو ۲۲ر فروری کی صبح کو ان کے گھر پر چھاپہ مار کر گرفتار کر لیا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب اپنے ایک خط میں اسی واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "۲۲ر فروری ۱۹۹۴ء بروز منگل صبح سحری کے وقت مجھے میرے گھر سے انتہائی ظالمانہ طریق سے گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس والے زبردستی گھر کے اندر گھس آئے اور مجھے گھسیٹتے ہوئے باہر لے گئے۔ روزہ تو میں نے رکھ لیا تھا مگر نماز فجر حوالات میں پڑھنا نصیب ہوئی"۔

تھانہ میں بھی ڈاکٹر صاحب پر کافی سختی کی گئی اور انہیں قرآن مجید کی تلاوت سے بھی روک دیا گیا۔ ان کی ضمانت کے لئے درخواست نور پور تھل کے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں دی گئی مگر وہ مختلف حیلوں بہانوں سے ٹالتا رہا چنانچہ تنگ آکر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خوشاب میاں عبدالحلیم صادق جو احمدی ہیں کی عدالت میں اس مضمون کی درخواست دی گئی کہ چونکہ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نور پور تھل درخواست ضمانت ٹال رہا ہے اس لئے ضمانت کی درخواست کسی اور عدالت میں منتقل کر دی جائے۔ چنانچہ ۵ر مارچ ۱۹۹۴ء کو دونوں پارٹیوں کی مفاہمت سے یہ درخواست سینئر سول جج / مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ خوشاب کی عدالت میں بھجوا دی گئی۔

مخالف فریق نے اس عدالت میں درخواست دی کہ فی الحال مقدمہ کی کارروائی روک دی جائے کیونکہ پولیس اس مقدمہ میں دفعہ 295/C (توہین رسالت) کا اضافہ کرنا چاہتی ہے۔ فاضل جج نے مورخہ ۶ر مارچ ۱۹۹۴ء کو اس درخواست کو مسترد کر دیا اور کہا کہ اس کیس میں دفعہ 295/C کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ ساتھ ہی سینئر سول جج / مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ نے کیس ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت میں یہ کہہ کر واپس بھجوا دیا کہ بعض ذاتی وجوہات کی بنا پر وہ مقدمہ کی سماعت سے قاصر ہیں۔ اس پر جناب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خوشاب نے یہ کیس چوہدری نبی احمد سول جج فرسٹ کلاس / مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ کی عدالت میں منتقل کر دیا اور ان سے کہا گیا کہ وہ ضمانت کی درخواست کا فیصلہ ۹ر مارچ ۱۹۹۴ء تک کر دیں۔ اسی دوران لوکل پولیس نے دو اشخاص ملوک احمد اور نذر محمد جن کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وہ افطار پارٹی میں شامل تھے کے بیانات حاصل کر کے دو مزید دفعات 16MPO اور 295/C تعزیرات پاکستان کا اضافہ کر دیا۔ چونکہ توہین رسالت کی دفعہ 295/C کی سزا موت ہے اس لئے ایسا مقدمہ صرف سیشن جج ہی سن سکتا ہے۔

چنانچہ چوہدری نبی احمد سول جج / مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ نے یہ کہہ کر کہ ان دفعات کی ایزادی کے بعد وہ ضمانت کی درخواست کی سماعت سے قاصر ہیں، کیس دوبارہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت میں بھجوا دیا۔

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خوشاب میاں عبدالحلیم صادق صاحب نے سب انسپکٹر پولیس کو عدالت میں بلا کر ان دفعات کی ایزادی کے بارہ میں سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ یہ دفعات ڈی ایس پی پولیس نور پور تھل کی ہدایت پر لگائی گئی ہیں جس پر عدالت نے ڈی ایس پی نور پور تھل کو ۱۲ر مارچ ۱۹۹۴ء کو عدالت میں پیش ہونے کا آرڈر دیا تاکہ ان سے پوچھا جائے کہ انہوں نے کیوں سب انسپکٹر کو ان دفعات کے اضافہ کرنے کی ہدایت کی ہے جبکہ سینئر سول جج / مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ کی عدالت اس قسم کی درخواست پہلے ہی مسترد کر چکی ہے

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت کو مورخہ ۱۰ر مارچ ۱۹۹۴ء سب انسپکٹر انچارج تھانہ نور پور تھل کی جانب سے تحریری جواب موصول ہوا کہ مورخہ ۸ر مارچ کو وہ تھانہ میں موجود تھے جب صغیر حسین شاہ انسپکٹر لیگل نے اسے فون پر بتایا کہ ڈی ایس پی لیگل نے اسے ہدایت کی ہے کہ ملوک احمد اور نذر محمد کے بیانات حاصل کر کے دفعہ 295/C کا اضافہ کر دیا جائے۔

۱۲ر مارچ ۱۹۹۴ء کو ڈی ایس پی مذکور عدالت میں حاضر نہ ہوا جس پر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خوشاب نے ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کی درخواست ضمانت مورخہ ۱۶ر مارچ ۱۹۹۴ء تک منظور کر لی۔

۱۶ر مارچ ۱۹۹۴ء کو مقدمہ کی سماعت کے دوران ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے لکھا کہ باوجود سینئر سول جج / مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ کے صریح حکم کے کہ دفعہ 295/C کا اس مقدمہ میں اطلاق نہیں ہوتا پولیس افسر ان نے ملوک احمد اور نذر محمد کے بیانات حاصل کر کے دفعہ 295/C کا اضافہ کر دیا ہے۔ فاضل جج نے لکھا کہ جو ریکارڈ اس مقدمہ کی مثل میں موجود ہے اس میں کوئی بات بھی ایسی نہیں جس سے دفعات 16MPO اور 295/C کی ایزادی کا جواز پیدا ہو سکے۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خوشاب نے ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کی ضمانت کنفرم کر دی۔

اسی روز قاری محمد سعید اسد صدر مجلس ختم نبوت ضلع خوشاب نے سیشن جج کی عدالت کے باہر وکلاء کے چیمبروں کے احاطہ میں احمدیوں کے خلاف نعرے لگائے۔ جج صاحب کو کتا کہا اور جماعت کو گالیاں دیں۔ عید کے دن مولویوں نے احمدی جج کے خلاف تقریریں کیں اور ڈاکٹر مجوکہ اور جج صاحب کے تبادلہ کا مطالبہ کیا۔

ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کی ضمانت منظور ہونے کے خلاف حکومت نے لاہور ہائی کورٹ کی طرف رجوع کیا اور ایک درخواست دی کہ ڈاکٹر صاحب کی ضمانت منسوخ کرائی جائے۔ یہ درخواست لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس احسان الحق چوہدری کی عدالت میں ۴ر جولائی ۱۹۹۴ء کو پیش ہوئی۔ جسٹس احسان الحق نے حکومت کی طرف سے ضمانت کی منسوخی کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے اپنے فیصلے میں لکھا کہ ملوک احمد اور نذر محمد کے بیانات جو بعد میں لئے گئے اور دفعہ 295/C اور 16MPO کا اضافہ غیر قانونی ہے۔ ابتدائی رپورٹ میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا موجود نہیں جس سے ان دونوں دفعات کی ایزادی کا جواز پیدا ہو۔ فاضل جج نے استغاثہ کے وکیل سے پوچھا کہ حکومت ایک سرکاری ملازم کی ضمانت کے سلسلہ میں کیوں اتنی حساس بن رہی ہے تو جواب یہ دیا گیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ خوشاب نے انہیں ایسی درخواست دینے کی ہدایت کی تھی۔

لاہور ہائی کورٹ کے اس آرڈر پر ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کی طرف سے ایک درخواست دی گئی کہ اس آرڈر کی روشنی میں ان کے کیس سے دفعات 16MPO اور 295/C کو خارج کیا جائے۔ مگر خواجہ شوکت اقبال سکہ ایڈیشنل سیشن جج جوہر آباد خوشاب نے ہائی کورٹ کے اس حکم کو پس پشت ڈال کر ۲۰ر مارچ ۱۹۹۷ء کو ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کے خلاف چارج شیٹ جاری کر دی جس میں نہ صرف دفعہ 298/C بلکہ دفعہ 295/C لگائی گئی۔ ایڈیشنل سیشن جج نے چارج شیٹ میں لکھا کہ تم نے ڈش انٹینا کے ذریعہ تبلیغ کی ہے اور ۱۳ر فروری ۱۹۹۴ء کو افطار پارٹی کا انتظام کیا اور ایک شخص محمد حنیف کو اسلام سے منحرف کر لیا ہے۔ اس طرح 298/C کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ نیز تم نے یہ کہہ کر کہ مرزا غلام احمد نبی تھے رسول کریم ﷺ کے خاتم ہونے کی نفی کی ہے لہذا دفعہ 295/C کے تحت جرم کیا ہے۔

چونکہ ایڈیشنل سیشن جج کا یہ اقدام غیر قانونی تھا اس لئے ایک بار پھر ہائی کورٹ میں اس کے خلاف ریویو کی درخواست دائر کی گئی جو دوبارہ جسٹس احسان الحق چوہدری کی عدالت میں مورخہ ۳۱ر مارچ ۱۹۹۷ء کو پیش ہوئی۔ ہائی کورٹ نے رولنگ دی کہ سیشن عدالت ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کے خلاف توہین رسالت کے معاملہ میں فیصلہ کا اعلان نہ کرے۔ اس طرح موجودہ صورت حال یہ ہے کہ مقدمہ سیشن کورٹ خوشاب میں زیر سماعت ہے۔

☆......☆......☆

احمدیہ لٹریچر دینے پر توہین رسالت کا مقدمہ

ایبٹ آباد میں مکرم ظفر احمد تنولی اور مکرم رفیع احمد تنولی پر مورخہ ۲۴ر ستمبر ۱۹۹۴ء کو دفعہ 298/C تعزیرات پاکستان کے تحت ایک مقدمہ نمبر ۷۰ تھانہ کینٹ ضلع ایبٹ آباد میں درج ہوا۔ یہ مقدمہ وقار گل جدون صدر تحریک ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کی تحریری درخواست پر درج کیا گیا۔ درخواست میں مندرج مضمون کی رو سے وقار گل صدر تحریک ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد نے دو لڑکوں مسمیان عبدالجلیل اور منظور قادر کو

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

بھارت کی مختلف جماعتوں میں

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کھول (ضلع مین پوری یوپی) ۹۹-۶-۲۶ جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں صدر جماعت احمدیہ کھول اور خاکسار کی تقریر ہوئی۔ (ابرار احمد معلم وقف جدید)

پالی پتال (آگرہ) ۹۹-۶-۲۵ فتح پور سیکری گاؤں پالی پتال (ضلع آگرہ) میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا خاکسار نے حاضر افراد کے سامنے تقریر کی۔ (خلیل احمد نیاز معلم وقف جدید بیرون)

خانپور ملکی (بہار) (لجنہ اماء اللہ) ۹۹-۶-۲۷ لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی نے جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انعقاد کیا۔ صدارت کا فریضہ محترمہ ذکیہ تسنیم صاحبہ نے ادا کیا۔ جبکہ تقاریر میں محترمہ منہاج تبسم صاحبہ۔ محترمہ طلعت جبین صاحبہ۔ محترمہ زینب نسرین صاحبہ محترمہ ساجدہ نسرین صاحبہ۔ اور خاکسار نے حصہ لیا۔

(حشمت آرا جنرل سیکرٹری)

لکھنو:۔ ۹۹-۶-۲۸ زیر صدارت محترم چوہدری محمد نسیم صاحب امیر صوبائی اترپردیش جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں چار تقاریر علی الترتیب مولوی عبد البصیر صاحب معلم سلسلہ۔ مولوی سجاد احمد شاہ معلم۔ خاکسار سید فہیم احمد اور صدر اجلاس چوہدری محمد نسیم صاحب کی ہوئیں۔ بعد دُعا جلسہ برخاست ہوا۔ (سید فہیم احمد مبلغ لکھنؤ)

کرڈاپلی (اڑیسہ):۔ ۹۹-۶-۲۸ بعد نماز ظہر و عصر ڈھائی بجے تا شام چھ بجے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم عبد الرحمٰن صاحب صدر جماعت منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں تقریر کرنے والے احباب یہ تھے۔ شیخ رواب زعیم۔ شیخ عبد الشکور۔ شیخ مطیع الرحمٰن نائب صدر۔ داؤد احمد متعلم۔ رشید احمد۔ شیخ ناصر احمد۔ شیخ بشیر۔ بہادر خان۔ انور خان۔ خاکسار شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ۔ (شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ)

چنتہ کنٹہ اور وڈمان (لجنہ اماء اللہ) بعد نماز ظہر زیر صدارت محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ ۹۰ لجنہ و ناصرات کی حاضری رہی۔ تلاوت عہد اور نعتیہ کلام کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر محترمہ بدر النساء صاحبہ نے کی۔ بعدہ عزیزہ ناصرہ بیگم کی تقریر ہوئی۔ بعدہ محترمہ قیصر جہاں بیگم صاحبہ عزیزہ طیب جہاں محترمہ ریحانہ بیگم صاحبہ عزیزہ عائشہ تسنیم۔ محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اور محترمہ نسیم النساء بیگم صاحبہ نے تقاریر میں حصہ لیا اور آخر پر محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ نے اختتامی خطاب فرمایا اور دُعا کروائی۔

سوہار (یوپی) ۹۹-۷-۱۵ مکرم فخر احمد صاحب چیمہ مدرس مدرسۃ المعلمین کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم علی حسن صاحب صدر جماعت اور خاکسار کی تقریر کے بعد صدر جلسہ نے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ظہیر احمد معلم وقف جدید)

محبوب نگر (آندھرا پردیش) لجنہ اماء اللہ محبوب نگر لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کے تحت کام کرتی ہیں چنتہ کنٹہ اور محبوب نگر کی لجنات ملکر محبوب نگر کے ایک قریبی دیہات "نواب پیٹ" کے ایک واحد احمدی گھر محترمہ امۃ الودود صاحبہ کے مکان پر جلسہ کیا محترمہ امۃ الودود صاحبہ نے غیر احمدی مستورات کو بھی اس جلسہ میں مدعو کیا تھا جن کی تعداد ۲۵ تھی۔ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ چنتہ کنٹہ کی زیر صدارت یہ جلسہ اللہ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ محترمہ امۃ الودود صاحبہ کیطرف سے جلسہ اور قیام و طعام کا بہتر انتظام تھا۔ (یاسمین لئیق

اگر توبہ کے ثمرات چاہتے ہو تو عمل کے ساتھ توبہ کی تکمیل کرو

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بقیہ: توہین رسالت کے مقدمات از صفحہ ۷

پیش کر کے مکرم ظفر احمد تنولی اور مکرم رفیع احمد تنولی پر الزام لگایا کہ جب دونوں مذکورہ لڑکے روس میں داخلہ کے متعلق انگریزی زبان میں ایک اشتہار جو دیوار پر چسپاں تھا اور جس کے نیچے رفیع احمد تنولی اور ظفر احمد تنولی بنگلہ نمبر ۷ اقبال روڈ سکندر آباد کے نام ثبت تھے کو پڑھ کر ان دونوں کے گھر گئے تو دونوں نے انہیں روس میں داخلہ کے متعلق معلومات فراہم کیں مگر اس کے ساتھ ہی انہیں ترغیب دے کر دو پمفلٹ "ایک غلطی کا ازالہ" اور "ستارہ قیصریہ" بھی دئے اور کہا کہ روس میں ان کو پڑھنے کی ضرورت ہوگی۔ اس پر دونوں لڑکے وہ پمفلٹ لے کر مولوی شمس الرحمٰن خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد کے پاس گئے جس نے انہیں بتایا کہ یہ قادیانی لٹریچر ہے جو خلاف قانون ہے۔

درخواست میں کہا گیا کہ عبد الجلیل ولد خوشحال خان اور منظور قادر ولد مظہر الٰہی کے بیانات اور پمفلٹوں کو دیکھ کر یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ظفر احمد تنولی اور رفیع احمد تنولی اپنے مذہب کی تشہیر کے لئے لوگوں کو ترغیب دے کر اور گھر بلا کر روس بھجوانے کی آڑ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ پولیس نے اشتہار اور پمفلٹ اپنے قبضہ میں لے لئے اور عبد الجلیل اور منظور قادر کے بیانات قلمبند کئے۔ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۹۴ء کو وقار گل نے اسسٹنٹ کمشنر پولیس کے روبرو ایک درخواست دے کر استدعا کی کہ ڈی ایس پی ایبٹ آباد کو ان دو احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی ہدایت کی جائے۔

چنانچہ اسسٹنٹ کمشنر پولیس کے رپورٹ طلب کرنے پر پولیس نے حالات و واقعات پر مبنی رپورٹ مرتب کر کے اسسٹنٹ کمشنر پولیس کو بھجوائی جس پر اس نے احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا حکم جاری کیا اور اس طرح مقدمہ درج کیا گیا۔ مگر ۶ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو معلوم ہوا کہ پولیس نے اس مقدمہ میں تعزیرات پاکستان کی دفعات 298/A اور 295/C کا اضافہ کر دیا ہے۔

☆......☆......☆

منتخب قرآنی آیات کا سندھی زبان میں ترجمہ کرنے پر توہین رسالت کا مقدمہ

مولوی احمد میاں حمادی ولد مولوی محمود حسین کنوینر ایکشن کمیٹی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو ساڑھے بارہ بجے دن تھانہ ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ میں زیر دفعات 295/A، 295/C اور 298/C تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ نمبر ۱۵۰ قرآن مجید کی منتخب آیات کا سندھی زبان میں ترجمہ کرنے پر مندرجہ ذیل احباب کے خلاف درج کروایا:

(۱) پروفیسر عبد القادر ڈاہری ہاؤسنگ سوسائٹی نواب شاہ۔

(۲) غوث بخش شیخ c/o ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔

(۳) (حضرت) مرزا طاہر احمد ربوہ حال لندن۔

(۴) انچارج ضیاء الاسلام پریس۔

مولوی حمادی نے تحریری درخواست میں لکھا کہ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو ساڑھے نو بجے صبح جب میں اپنے دفتر پہنچا اور تالا کھول کر اندر داخل ہوا تو مجھے خاکی رنگ کا ایک لفافہ جو ڈاک کے ذریعہ آیا تھا اور جس پر میرا نام لکھا ہوا تھا ملا۔ اس میں ایک کتابچہ "منتخب آیات قرآنی کا سندھی زبان میں ترجمہ" تھا۔ جب میں اس کو پڑھ رہا تھا اس وقت خیر محمد اور حاجی قادر داد بھی وہاں آ گئے۔ یہ کتابچہ پروفیسر عبد القادر ڈاہری کا ترجمہ شدہ ہے اور غوث بخش شیخ نے اس کی نظر ثانی کی ہے۔ اس میں مرزا طاہر احمد ربوہ جھنگ حال لندن بھی شریک ہیں۔ یہ کتابچہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ نے شائع کیا ہے۔

اس کتابچے کے ٹائٹل پر بسم اللہ اور الحمد شریف شائع کئے گئے ہیں جو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295/B کے تحت جرم ہے۔ اور "محمد رسول اللہ" لکھ کر انہوں نے دفعہ 295/C کی خلاف ورزی کی ہے اور کلمہ کے بارہ میں یہ لکھ کر کہ قادیانیوں نے کلمہ کے تحفظ کی خاطر جیل کی صعوبتوں کو روح بلالی کی طرح جھیلا ہے انہوں نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے جو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295/A کے تحت جرم ہے۔ اور قادیانی جماعت کو مسلم جماعت لکھ کر وہ زیر دفعہ 298/C تعزیرات پاکستان جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ نیز اپنی صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر اس کتابچہ کو تحفہ کے طور پر بھجوا کر انہوں نے 295/C تعزیرات پاکستان کی خلاف ورزی کی ہے۔

ملاں حمادی نے اس سلسلہ میں لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس خلیل الرحمٰن کے فیصلے کے اقتباسات بھی ساتھ بھجوائے ہیں جس میں جسٹس خلیل الرحمٰن نے فیصلہ میں لکھا کہ جب قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں تو محمد رسول اللہ سے ان کی مراد مرزا غلام احمد ہوتی ہے اور یہ کہ قادیانی "محمد رسول اللہ" کا بیج لگائے تو وہ دفعہ 295/C کے تحت توہین رسالت کا مرتکب ہوگا۔

آخر میں ملاں حمادی اپنی درخواست میں چاروں افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی استدعا کرتا ہے۔ چنانچہ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو یہ مقدمہ ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ میں درج ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"بھیرہ کی جامع مسجد میں میرے بڑے بھائی مولوی سلطان احمد صاحب وعظ بیان فرما رہے تھے۔ میری اس وقت بہت چھوٹی عمر تھی۔ مجھ کو یاد ہے کہ انہوں نے اپنے بیان میں کسی موقع پر یہ حدیث پڑھی الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب اور اس کا ترجمہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہاں بجائے کلاب کے غراب کیوں نہ فرمایا۔ کوا بھی تو مردار خور ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتے کو کتنی ہی بڑی مقدار میں اس کی ضرورت سے زیادہ مردار مل جائے پھر بھی وہ دوسرے کتے کو دیکھ کر غراتا ہے اور پاس نہیں آنے دیتا۔ لیکن کوے میں یہ بات نہیں۔ وہ مردار کو دیکھ کر شور مچاتا اور اپنے تمام ہم قوموں کو خبر کر دیتا ہے۔ کتے میں قومی ہمدردی نہیں اور کوے میں ہمدردی اپنی قوم کی بہت ہے۔ اسی وجہ سے کتے کو زیادہ ذلیل ٹھہرایا گیا ہے۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۹۸)

☆......☆......☆......☆......☆

ایک وکیل نے مجھ سے دریافت کیا کہ ہستی باری تعالیٰ کی دلیل کیا ہے؟ میں نے کہا تمہاری کوئی جماعت ہے؟ کہا نہیں۔ میں نے کہا تم کسی کے ہادی ہو؟ کہا نہیں۔ میں نے کہا تم یہ چاہتے ہو کہ جھوٹے مشہور ہو جاؤ؟ کہا نہیں۔ میں نے کہا جب تم جیسا لچر آدمی بھی اپنے آپ کو جھوٹا کہلانا پسند نہیں کرتا تو بھلا یہ انبیاء کی تمام جماعت کیسے گوارا کر سکتی تھی کہ وہ جھوٹ بولیں؟ پھر مشرق سے لے کر مغرب تک، شمال سے لے کر جنوب تک اور ہر زمانہ میں نبی متفق ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے مکالمہ کرتا ہے۔ (مرقاۃ الیقین صفحہ ۲۸۵)

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۹ء

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

جیسا کہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو یہ اطلاع ہو چکی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال رمضان المبارک کی وجہ سے جلسہ سالانہ قادیان ماہِ دسمبر کی بجائے وسط نومبر ۱۳ تا ۱۵ کی تاریخوں میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ احباب جماعت تیاریوں میں مصروف ہوں گے اور اب تو چونکہ دور دراز کے علاقوں سے بذریعہ ریل گاڑی سفر کرنے والوں کیلئے دو ماہ قبل سیٹیں ریزرو کروانے کی سہولت موجود ہے اسلئے تمام شرکاءِ جلسہ کو جلد از جلد اپنی سیٹیں بک کروالینے کی تاکید کی جاتی ہے۔

اِس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی نیت کا ثواب ابھی سے شروع ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے دُعاؤں کی توفیق بھی ملتی رہے گی کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی کے ساتھ رکھے اور ہر قسم کی رُوکاوٹوں سے محفوظ رکھے۔ بخیریت قادیان پہنچیں اور جلسہ کی برکات سے مستفید ہو کر بخیریت رمضان المبارک سے پہلے پہلے گھروں کو واپس آئیں۔

☆۔ جلسہ سالانہ کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رکھی اور ۱۸۹۱ء میں پہلا جلسہ سالانہ آپ کی زندگی میں منعقد ہوا۔ جس میں صرف ۷۵۔ افراد شریک ہوئے تھے۔ لیکن اُس کمزوری کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو یہ بشارت عطا فرمادی تھی کہ "اِس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی" (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم یہ نظارہ تمام ممالک کے سالانہ جلسوں میں عموماً اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت موجودگی میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ انگلستان میں خصوصاً مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اور قادیان کا جلسہ سالانہ تو حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے مولد۔ مسکن اور مدفن ہونے اور جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز ہونے کی حیثیت سے ایک امتیازی شان کا حامل ہوتا ہے جس میں ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھی احمدی احباب شرکت فرماتے ہیں اور اب تو اس جلسے میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی کئی ہزار افراد شریک ہو رہے ہیں چنانچہ گزشتہ سال ۱۵ ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی تھی اور اس جلسہ کو ایک یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ گزشتہ چھ سالوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیٹلائٹ کے ذریعہ M.T.A پر لندن سے براہِ راست حاضرین جلسہ کو مخاطب فرماتے اور اپنے روح پرور افتتاحی اور اختتامی خطابات سے متمتع فرما رہے ہیں۔

☆۔ ویسے تو جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقیات کے اس مبارک دور میں ہر سال ہی کوئی نہ کوئی نمایاں امتیاز اور خصوصیت اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ۱۹۹۹ء کا یہ بابرکت سال وہ تاریخی اور تاریخ ساز سال ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ ہمارے پیارے امام ہمام کی یہ دلی خواہش پوری فرمائی کہ ساری دُنیا میں ایک کروڑ سے زائد افراد صرف اس ایک سال کے دوران احمدیت "حقیقی اسلام" کی آغوش میں آچکے ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک اور اگر صرف ہندوستان کی تاریخ پر نظر کی جائے تو احمدیت کی ۱۱۰ سالہ تاریخ میں یہ عظیم واقعہ ظاہر ہوا کہ سترہ لاکھ سے زائد نفوس صرف ہمارے ملک میں اس سال جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں اور ان میں سے بھاری اکثریت اُن مسلمانوں کی ہے جو مولویوں کے ستائے' جاہلیت کے مارے' صرف نام کے مسلمان رہ گئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی کوششوں سے ان کی نسلیں بھی اسلام کی امن بخش تعلیمات سے روشناس ہو رہی ہیں۔

☆۔ گزشتہ سال مخالفین کی سازشوں اور ہر طرح کی دھمکیوں اور غلط پروپیگنڈہ کے باوجود ہندوستان کے شمال و جنوب اور مشرق و مغرب سے سینکڑوں اور ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے دس ہزار نو مبائعین جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے تھے اور یہاں آکر جب انہوں نے مولویوں کے غلط اور جھوٹے بے بنیاد پروپیگنڈہ کے برعکس بھرپور اسلامی ماحول میں دن گزارے اور اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے فضائل کا تذکرہ سنا تو برملا اُنہوں نے جھوٹے مولویوں پر لعنت ڈالی اور اب یہ حالت ہے کہ ہر صوبہ سے یہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ پہلے سے بڑھ کر بھاری تعداد میں وہ قادیان کے جلسہ پر آنے کی تڑپ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی نیک تمناؤں کو اپنے فضل سے پورا فرمائے۔

☆۔ اب ایک بڑا چیلنج پرانے اور پیدائشی احمدیوں کیلئے ہے کہ وہ کیا ردعمل دکھاتے ہیں جبکہ اُن کو اچھی طرح علم ہے کہ اس بابرکت جلسہ سالانہ کے کیا کیا فوائد ہیں اور قادیان کے مقامات مقدسہ کی زیارت اور ان میں دُعاؤں کی توفیق پانے کی کسقدر برکات ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر جو فائدہ ہوگا وہ یہ ہے کہ مختلف صوبوں سے تشریف لانے والے ہزاروں نو مبائعین سے ملاقات کر کے اور اُن کے حالات اور ایمان افروز واقعات کو معلوم کر کے اپنے ایمانوں کو تازہ کر سکیں گے اور دوسری طرف یہ نو مبائعین اپنے پرانے احمدی بھائیوں سے مل کر اپنے ایمانوں کو تقویت دے سکیں گے اور اسطرح نئے اور پرانے بھائیوں کے درمیان اخوت اور محبت کا رشتہ مستحکم ہو سکے گا۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جسقدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا"۔ (رسالہ آسمانی فیصلہ)

☆۔ ہندوستان کی تمام پرانی جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان اور عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ پرانے احمدیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں قادیان کے جلسہ سالانہ میں شریک کرنے کیلئے کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ توجہ دلاتے رہنا اور یاد دہانی کرواتے رہنا اور نصیحت کرتے رہنا بہر حال مومنوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

لہٰذا تحریک اور توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ فہرستیں تیار کرنا شروع کر دی جائیں اور ریلوے ریزرویشنز کی کارروائی شروع کر دی جائے۔ نیز یہ بھی گزارش ہے کہ شرکت کا ارادہ رکھنے والے مہمانوں کی فہرستوں کی ایک ایک نقل مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ (مکرم چوہدری محمد عارف صاحب ننگلی) اور ناظر دعوۃ و تبلیغ کو بھی ضرور بھجواتے رہیں۔ تاکہ اُن کی رہائش اور دیگر انتظامات وغیرہ سے متعلق ضروری تیاری کی جاسکے۔

آخر میں یہ بھی گزارش ہے کہ دُعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس جلسہ سالانہ کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ ☆☆☆

نمایاں کامیابی اور درخواست دُعا

عزیزہ بشریٰ عطیہ بنت مکرم نذیر محمد پونچھی صاحب نے بفضلہٖ تعالیٰ امسال 2+ میں 68% نمبر حاصل کئے ہیں اب M.B.B.S میں سلیکٹ ہو گئی ہیں۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کیلئے ان کے والدین اور جماعت کیلئے مبارک فرمائے۔ اسکول میں سب سے ٹاپ سٹوڈنٹ رہی ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں مزید کامیابیاں عطا کرے۔ اعانت بدر -/50 روپے۔ (مینیجر بدر)

☆۔ خاکسار کی بڑی ہمیشرہ مکرمہ گیانی شمیم اختر صاحب معلمہ نصرت گرلز سکول قادیان کا بیٹا عزیز سید قمر الدین ولد مکرم سید صباح الدین صاحب قادیان محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال 2+10 نان میڈیکل (P.C.M) سائنس گروپ کے امتحان میں بٹالہ ایجوکیشنل بلاک کے تمام کالج کے طلباء میں ہائی فرسٹ ڈویژن حاصل کر کے پنجاب سٹیٹ بورڈ کی طرف سے سکالرشپ کا حقدار قرار پایا ہے الحمد للہ علی ذالک۔ اس سے قبل صوبائی سطح پر 2+10 لیول پر ہوئے Physics کے امتحان میں پہلے The Best Tenth کے طور پر پھر The Best One کے طور پر Select ہو کر سند حاصل کر چکا ہے۔ نیز عزیز موصوف نے اس کے ساتھ ہی امسال ہندوستان کی مختلف یونیورسٹی کے Enginering Colleges میں داخلہ کے سلسلہ میں Competition Exam دیا تھا جس میں محض اللہ کے فضل سے پہلے سال میں ہی تین جگہ Merit List میں آکر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے عزیز موصوف کو اچھے Rank میں کامیابی ہونے کی وجہ سے گورونانک یونیورسٹی امرتسر میں B-Tech- Computer Science & Engineering میں داخلہ مل چکا ہے۔ مزید اعلیٰ کامیابی اور مستقبل روشن ہونے نیز جماعت کیلئے مفید وجود ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ عزیز سید قمر الدین مکرم مولوی سید صمصام الدین مرحوم سابق مبلغ سلسلہ سونگھڑہ اڑیسہ کا پوتا اور مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ (شاہین اختر اہلیہ ڈاکٹر دلاور خان)

علاج پتے کی پتھری

بغیر اپریشن کے صرف 10 دن میں دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے۔

حکیم عبد الحمید ملکانہ قادیان

Regd No: 1749

منقولات

الیکشن اور مسلم علماء ....

تیلگودیسم کوووٹ دینے والے مسلمان کافر ہیں (مولانا عاقل)

اخبار سیاست (حیدر آباد) نے اپنے ۱۵/اگست کے شمارہ میں لکھا ہے کہ مولانا سید شاہ بدر الدین جیلانی سرپرست اعلیٰ کل ہند سنی علماء بورڈ۔ مفتی نسیم احمد اشرفی۔ مولانا غلام دستگیر اشرفی۔ مولانا محبوب عالم اشرفی۔ مولانا قاری ابوالحسن قادری۔ مولانا عبدالقیوم۔ مولانا سید طارق قادری۔ مولانا غلام لاثانی۔ مولانا سید محی الدین قادری۔ مولانا عماد الدین قادری۔ مولانا طاہر القادری نے علماء کانفرنس سے متعلق مولانا عاقل کے بیان پر شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جمہوری ملک میں مختلف قومیں ایک متفقہ دستور کے تحت اپنے جائز حقوق کیلئے جدوجہد کرتی ہیں۔ مسلمان اپنے مسائل اور ضروریات کی تکمیل کیلئے اپنے سیاسی قائدین کی بصیرت پر اعتماد کر کے مختلف سیاسی جماعتوں سے وابستہ ہیں اپنی پارٹی کو ووٹ دینے کا قانونی جواز رکھتے ہیں۔ تیلگو دیشم کو ووٹ دینا حرام اور کفر قرار دینے سے ظاہر ہیکہ تلگو دیشم سے وابستہ تمام مسلمان حرام کے مرتکب اور کافر ہو جاتے ہیں اور ان کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے جبکہ مسلم دانشور طبقہ اس بات سے واقف ہے کہ فتویٰ دینے کا اختیار صرف دارالافتاء کو حاصل ہے۔

مولانا موصوف نے ۱۹۹۴ء میں کانگریس کو ووٹ دینا کفر قرار دیا تھا جبکہ نہ تو کانگریس کی اعلیٰ قیادت نے بابری مسجد کی اسی مقام پر دوبارہ تعمیر کا وعدہ کیا اور نہ کانگریسی مسلمانوں نے اپنے کفر سے توبہ کی۔ اس کے باوجود انہوں نے استحصالی نظریہ کے پیش نظر راج شیکھر ریڈی اور لکشمی پاروتی سے خفیہ مفاہمت کے بعد ذاتی اغراض کیلئے تیلگو دیشم کے خلاف حرام اور کفر کا فتویٰ دے دیا۔ جس سے حضورؐ کی یہ پیشگوئی ثابت ہوتی ہے کہ قرب قیامت مسائل سے ناواقف افراد فتویٰ جاری کریں گے۔ مولانا نسیم احمد اشرفی نے کہا کہ بذریعہ اوقاف یا بالراست حکومت سے امداد حاصل کرنا شرعاً جائز ہے اس کو کفر قرار دینے والے پر تجدید نکاح لازم ہے چونکہ اسطرح کا فتویٰ دے کر مولانا عاقل نے تمام علماء اور اماموں کی توہین کی ہے اور شریعت میں دانستہ تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ مولانا محبوب عالم اشرفی نے کہا کہ اسلامی نقطہ نظر کے لحاظ سے کسی بھی پروگرام یا تقریب میں مدعو مہمان کی آمد کا انتظار لازمی ہے چاہے مہمان کافر ہو یا مسلمان۔ مہمان مہمان ہی ہوتا ہے۔ مولانا غلام دستگیر اشرفی نے کہا کہ بزرگوں کا وطیرہ رہا ہیکہ وہ سب کو دعاؤں سے سرفراز کرتے ہیں جبکہ دیوبند کے عالمی اجتماع میں مہمان خصوصی اندرا گاندھی کے لئے دعا کی جاسکتی ہے تو پھر آئمہ کانفرنس میں نیک ہدایت اور درازی عمر کیلئے مولانا مرشد پاشاہ قبلہ کی دعاء پر اعتراض کیونکر ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'کل ہند سنی علماء بورڈ' مستند علماء و مشائخین پر مشتمل ایک غیر سیاسی مذہبی تنظیم ہے اور تحفظ اوقاف کا مطالبہ اسلامی تقاضہ ہے۔ لیکن افسوس کہ عظمت مصطفیٰؐ کو پامال کرنے والے اپنے سیاسی آقاؤں کے اشارہ پر کل ہند سنی علماء بورڈ کے خلاف پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں۔ مولانا سید عبد الواسع اور مولانا ابوالحسن قادری نے وقف کمشنریٹ کے قیام اور اماموں کی تنخواہوں کے مسئلہ کی یکسوئی کو وقت کی ضرورت قرار دیا۔ بورڈ سے وابستہ علماؤں نے مولانا عاقل اور ان کے ہمنواؤں کو مشترکہ پریس کانفرنس اور ٹی وی مباحثہ کی دعوت دی تاکہ مسلمانوں پر حق و باطل کے درمیان فرق واضح ہو سکے۔

آل آندھرا پردیش سنی علماء بورڈ کا اجلاس ۱۳/اگست کی شام الحاج سید یوسف الدین مشیر اعلیٰ کی قیامگاہ عیدی بازار پر منعقد ہوا جس میں مجوزہ انتخابات اور بعض مذہبی رہنماؤں کے غیر واضح بیانات پر مباحث ہوئے۔ اجلاس نے متفقہ طور پر قرارداد منظور کرتے ہوئے مولانا حمید الدین عاقل حسامی سے اپیل کی کہ وہ واضح طور پر اس بات کا اعلان کریں کہ مسلمان کونسی پارٹی کو اپنا ووٹ دیں۔ اجلاس نے تلگودیشم دور حکومت کے بعض اقدامات کی ستائش کی جس کے سبب سیکولر نظریات کو فروغ حاصل ہوا۔ کسی ایک پارٹی کے حق میں ووٹ کے استعمال کو حرام قرار دے کر مولانا عاقل نے بھائی چارگی کے ماحول کو پراگندہ کرنے کی کوشش کی۔ مولانا حبیب الحسن صدیقی نے علماء مشائخین سے اپیل کی کہ وہ غیر ذمہ دارانہ اور غیر شرعی بیان بازی سے احتراز کریں۔

مسلم لیڈر مسلم ووٹروں کی بولی لگانے میں مصروف

اخبار ہند سماچار جالندھر دو ستمبر کی ایک خبر کے مطابق مسلم نیشنل فرنٹ لدھیانہ کے صدر ڈاکٹر محفوظ خان نے اپنے ایک تحریری بیان میں اس بات پر بڑی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ لدھیانہ کے کچھ غیر سنجیدہ لوگ مسلمانوں کے ووٹوں کو ذاتی جاگیر سمجھ کر انکی بولی لگانے میں مصروف ہیں روزان کے بیانات سے لوگوں میں بددلی پیدا ہو گئی ہے اور لوگوں کو یہ کہتے سنا جا رہا ہے کہ فیصلہ کرنے میں اتنی دیر کا سبب مسلم مسائل نہیں ہیں بلکہ اس کے پیچھے کچھ خفیہ معاہدے کئے جا رہے ہیں کیونکہ لدھیانہ کے مسلم ووٹوں کی حیثیت اس الیکشن میں عرش سے فرش اور فرش سے عرش پر پہنچانے والی ہے۔ لیکن ہمارے لیڈران ابھی قطعی فیصلہ کرنے میں مصروف ہیں ابھی ان کی طرف سے محض اشارے ہی موصول ہو رہے ہیں جبکہ مسلم نیشنل فرنٹ پنجاب کے پردھان یعقوب حسین نقوی نے یہ فیصلہ کرنے میں قطعی دیر نہیں لگائی ہے کہ وہ اس دفعہ بھی مکھیہ منتری پرکاش سنگھ بادل کے ہاتھ مضبوط کریں گے۔

جناب محفوظ خان نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی کے بہکاوے میں نہ آئیں بلکہ سمجھداری سے کام لیتے ہوئے اکالی بھاجپا گٹھ بندھن کو ہی اپنی حمایت دیں۔

پاکستان میں سنی سپاہ صحابہ کے جلوس پر حملہ اور سنی لیڈر کا قتل

پاکستان میں چترال کے مقام پر سرکردہ سنی لیڈر مولانا عبید اللہ چترالی پر اسماعیل فرقہ کے ایک مسلح گروہ نے حملہ کر کے اُنہیں گولیوں سے بھون ڈالا بتایا ہے کہ مقتول ملاں آغا خاں مسلمانوں کے خلاف پراپیگنڈہ کیا کرتا تھا ان کا قتل کرنے والے نوجوان نے بعد میں خودکشی کر لی۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں سنی سپاہ صحابہ کے جلوس پر کچھ نامعلوم لوگوں نے گولیاں چلادیں جن میں ایک شخص مارا گیا اور سات زخمی ہو گئے جلوس کی راہنمائی سپاہ صحابہ کے لیڈر مولانا اعظم طارق کر رہے تھے جو اڑھائی برس قید کے بعد حال ہی میں رہا ہوئے ہیں۔ شیعوں کا کہنا ہے کہ اس لیڈر نے کئی شیعوں کا قتل کرایا ہے اور اس کی مدد سعودی عرب کر رہا ہے۔

(ہند سماچار یکم ستمبر ۱۹۹۹ء)

خدا کے بندے

خدا کے بندے خدا کے حبیب ہوتے ہیں
خدا سے ان کے تعلق عجیب ہوتے ہیں
نفس نفس میں خدا کی صفات کے مظہر
قدم قدم پہ وہ اس کے نقیب ہوتے ہیں
سکون پاتے ہیں ان سے "مریض روحانی"
وہ ایسے "دردوں دکھوں کے طبیب" ہوتے ہیں
جہاں میں رہتے ہیں بیگانہ جہاں بن کر
وہ محو حضرت رب مجیب ہوتے ہیں
ملے ہے غیب سے ان کو متاع روحانی
نگاہ خلق میں گو وہ غریب ہوتے ہیں
حریم قدس میں اونچا مقام رکھتے ہیں
خدا کی گود میں وہ خوش نصیب ہوتے ہیں
خدا ہی غیب سے دیتا ہے شاز انہیں سب کچھ
کہ اس کی دین کے رستے عجیب ہوتے ہیں

(محمد ابراھیم شاز)

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR &

MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

کتب نشر و اشاعت قادیان

نظارت نشرو اشاعت قادیان میں درج ذیل مطبوعات اُردو، ہندی شائع شدہ موجود ہیں۔ جو احباب خود فائدہ اٹھانا چاہیں یا نو احمدی احباب یا زیر تبلیغ دوستوں کو فراہم کرنا چاہتے ہوں ان مطبوعات سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے نظارت نشرو اشاعت سے رابطہ کریں۔ (ناظر نشرو اشاعت قادیان)

تراجم قرآن مجید:

تفسیر صغیر ۔اُردو ترجمہ مع مختصر تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔ ترجمہ قرآن مجید ہندی و پنجابی ۔تلگو۔ تامل۔ ملیالم۔ مراٹھی۔ گجراتی۔ اسامی۔ اڑیہ۔ منی پوری

کتب احادیث:

سو منتخب احادیث۔ چالیس جواہر پارے

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تحفہ گولڑویہ۔ فتح اسلام۔ توضیح مرام۔ ازالہ اوہام۔ نشان آسمانی۔ کشتی نوح۔ شہادۃ القرآن۔ مسیح ہندوستان میں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ پیغام صلح۔ الوصیت۔ دو اہم تقریریں۔ آسمانی فیصلہ۔ انفاخ قدسیہ۔ ضرورۃ الامام۔ لیکچر سیالکوٹ۔ درثمین۔ منتخب تحریرات۔

کتب خلفاء کرام

احمدیت کا پیغام:۔	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
نبیوں کا سردار:۔	(حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)
حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات :۔	حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ
مذہب کے نام پر خون :۔	
خلیج کی جنگ :۔	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ۔

کتب علماء سلسلہ

مسئلہ تکفیر:۔	مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی
تبلیغ ہدایت:۔	حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے۔
شان خاتم النبیین:۔	حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے۔
الحجۃ البالغہ:۔	حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے۔
ختم نبوت کی حقیقت:۔	حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے۔
قاعدہ یسرنا القرآن:۔	صاحبزادہ پیر منظور احمد صاحب۔
دینیات کی پہلی کتاب:۔	مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر۔
شرح القصیدہ:۔	شرح حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس۔
مقام خاتم النبیین:۔	قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔
شان قرآن:۔	سلطان احمد صاحب پیر کوٹی۔
شانِ رسول عربی:۔	سلطان احمد صاحب پیر کوٹی۔
اسلام کی پہلی کتاب:۔	مولانا چوہدری محمد شریف صاحب۔
مصلح آخر الزمان:۔	مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی۔
ختم نبوت کا منکر کون ؟:۔	شریف احمد صاحب امینی مرحوم۔
نماز مترجم:۔	مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر۔
دعائیہ خزائن:۔	مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر۔
ظہور امام مہدی:۔	مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر۔
راہِ ایمان:۔	شیخ خورشید احمد صاحب۔
مسلمانوں کی حالتِ زار:۔	مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد۔
عاشقِ رسول:۔	مولانا محمد انعام غوری۔
آسان قاعدہ وقف نو:۔	ڈاکٹر شمیم احمد صاحب۔
دیوبندی چالوں سے بچیئے:۔	منیر احمد خادم۔
چاند سورج گرہن:۔	منیر احمد خادم۔
ایڈز قدرت کا بھیانک انتقام:۔	منیر احمد خادم۔
آزادیٔ ہند اور جماعت احمدیہ:۔	منیر احمد خادم۔
حقائق بائبل اور مسیحیت:۔	مولوی برہان احمد صاحب ظفر۔
بہارِ انقلاب پر ایک نظر:۔	مولوی برہان احمد صاحب ظفر۔
مرکز احمدیت قادیان:۔	مولوی برہان احمد صاحب ظفر۔
شری کرشن کلکی اوتار:۔	مولوی برہان احمد صاحب ظفر۔
فتاویٔ کفر اور ناجی جماعت:۔	مولوی برہان احمد صاحب ظفر۔
دار الامان:۔	رشید احمد آرکیٹکٹ۔

ھندی کتب

قرآن مجید کا ہندی ترجمہ:۔	
کشتی نوح:۔	حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔
ہماری تعلیم:۔	حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔
میتری سندیش:۔	حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
ورتمان یگ کا اوتار	مولانا بشیر احمد دہلوی۔
اسلام کی پہلی کتاب:۔	مولوی محمد شریف صاحب فاضل۔
نماز:۔	مولوی محمد شریف صاحب فاضل۔

جماعت احمدیہ کے متعلق پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ:۔ مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔

راہ ایمان:۔	شیخ خورشید احمد صاحب۔
دیوبندی چالوں سے بچیئے:۔	منیر احمد صاحب خادم۔
حقیقت ختم نبوت اور عقائد فرقہ دیوبندیہ:۔	عبدالباقی صاحب۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

.Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-70757
FAX:(091) 01872-70105

Vol - 48 Thursday, 16th Sep, 1999 Issue No 37

انعامی مقالہ نویسی

درسی سال ۲۰۰۰۔۱۹۹۹ء کیلئے نظارت تعلیم صدرانجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے انعامی مقابلہ کیلئے "قرآن نے دنیا کے علوم کو کیا دیا" کے عنوان کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مقالہ نگاروں کو یہ گائیڈ لائن دی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ عنوان کے تحت قرآن کریم میں مذکورہ علوم علم جغرافیہ، علم طبیعیات، علم کیمیا، علم نجوم اور علم طبابت کے تعلق سے قرآنی آیات کے حوالہ سے اپنا مقالہ مرتب کریں۔

مقالہ میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والوں کیلئے علی الترتیب ۱۵۰۰روپے۔ ۱۰۰۰روپے۔ اور ۵۰۰ روپے کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ حدیث نبوی اُطلُبُوا العِلمَ مِنَ المَھدِ اِلَی اللَّحَد۔ ترجمہ۔ تم علم حاصل کرو پنگھوڑے سے لیکر قبر تک۔ یعنی ہر مسلمان کو پیدائش سے لیکر قبر میں جانے تک علم کے حصول کیلئے جدوجہد کرنی چاہیئے۔ تحریری کام میں حصہ لینے سے انسان کے علم میں گراں قدر اضافہ ہوتا ہے۔ انگریزی کی ایک ضرب المثل میں یہ بات ٹھیک کہی گئی ہے۔ Reading makes an informed man' writting makes a perfect.man' افراد جماعت سے گذارش ہے کہ وہ خود بھی قرآن مجید میں ان علوم کے بارے بغور مطالعہ کریں' اپنے بچوں کو بھی اس تحقیقی مضمون پر مقالہ لکھنے کی تحریک کریں۔ خود بھی اس مقابلہ میں شامل ہوں۔

شرائط مقالہ

☆۔ مضمون کم از کم ۱۰۰۰۰ الفاظ پر مستند ہونا چاہیئے۔ جو عربی اُردو ہندی یا انگریزی زبان میں لکھا جاسکتا ہے۔

☆۔ مضمون میں حوالہ جات مستند اور سن کے ساتھ ہونے چاہئیں۔

☆۔ مقالہ خوشخط' صفحہ کے ۲/۳ حصہ میں تحریر کیا جائے۔

☆۔ مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆۔ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نویس کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔

☆۔ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہیں ہے۔

مورخہ ۲۸/ فروری ۲۰۰۰ تک مقالہ بذریعہ رجسٹری ڈاک بنام صدرانجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدرانجمن احمدیہ قادیان)

احمدی ڈاکٹر صاحبان اور ڈینٹسٹ متوجہ ہوں

گیمبیا میں خدمت کے لئے ڈاکٹر صاحبان اور ڈینٹسٹ حضرات کی ضرورت ہے۔ لہذا جو ڈاکٹر صاحبان اور ڈینٹسٹ گیمبیا میں خدمت اور وقف کا جذبہ رکھتے ہوں اور وہاں جانے کے لئے تیار ہوں وہ اپنے جملہ کوائف مع سندات کی مصدقہ فوٹو کاپی اپنی جماعت کے امیر صاحب / صدر جماعت کے توسط سے ایک ماہ کے اندر نظارت امور عامہ کو بھجوائیں۔ تاکہ کاروائی کے لئے مذکورہ کوائف لندن بھجوائے جاسکیں۔

اپنے کوائف میں اس امر کی وضاحت ضرور کریں کہ وقف کرنے والے شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ اگر میاں بیوی دونوں ڈاکٹر ہیں اور دونوں وقف کرنا چاہتے ہیں تو دونوں کے کوائف ارسال فرمادیں۔

جماعتوں کے امراء / صدر صاحبان بھی اس بارہ میں جائزہ لے کر نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں۔ جزاکم اللہ۔

(ناظر امور عامہ صدرانجمن احمدیہ قادیان)

سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین نے امسال سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کیلئے ستمبر کی ۲۶/۲۷ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اراکین مجالس نوٹ فرمالیں اور اس بابرکت اجتماع میں بکثرت شریک ہوں۔

اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت میں منعقد ہونے والے اس اجتماع کو ہر طرح سے کامیاب فرمائے۔

[صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان]

سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین نے امسال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت کیلئے ستمبر کی ۲۸/۲۹ اور ۳۰ تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ تفصیلی پروگرام بذریعہ سرکلر مجالس کو بھجوایا گیا ہے۔ تمام مجالس ابھی سے اس کی تیاری شروع کردیں۔

اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت میں منعقد ہونے والے اس اجتماع کو ہر طرح سے کامیاب فرمائے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

سالانہ کانفرنس دہلی ۱۹۹۹

جملہ احباب جماعت احمدیہ کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاءاللہ مورخہ ۱۰/ اکتوبر ۱۹۹۹ء بروز اتوار جماعت احمدیہ دہلی کی سالانہ کانفرنس ماؤلنکر ہال دہلی میں منعقد ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ احباب سے اس میں شریک ہونے کی درخواست ہے۔ کانفرنس میں آنے والے مہمانِ کرام کی رہائش اور کھانے کا انتظام جماعت احمدیہ دہلی کرے گی۔

دہلی دارالتبلیغ کا پتہ اس طرح ہے

Ahmadiyya Muslim Mission
53, Institutional Area
Toglakabad, M.B.Road
Near Batra Hospital
New-Delhi-62
Ph: 6980694

بدر کا خصوصی شمارہ

امسال جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر اخبار بدر کا خصوصی شمارہ "بیعت نمبر" شائع کیا جارہا ہے تمام مبلغین معلمین اور داعین الی اللہ سے درخواست ہے کہ اپنی تبلیغی مساعی اور ایمان افروز واقعات پر مشتمل مختصر اور جامع مضامین ۹۹۔۹۔۳۰ تک ارسال فرمائیں۔ تاخیر سے ملنے والے مضامین شائع نہ ہوسکیں گے۔

〈ادارہ〉

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

GUARARTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15